جلد ۴ - شمارہ ۳۹

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

راجیو کا دورہ پاکستان منسوخ کرانے میں کس کا ہاتھ ہے؟

سندھ میں نیا اسرائیل جنم لے رہا ہے

آٹو موبائل کارپوریشن قادیانیوں کے نرغے میں

شیر گڑھ میں جلوس پر قادیانیوں کی فائرنگ

پولیس کا لاٹھی چارج آنسو گیس کا استعمال، مولانا عبدالستار تونسوی اور بیسیوں علماء شدید زخمی، سینکڑوں گرفتار

امریکہ میں ہفت روزہ ختمِ نبوّت کے نمائندہ خصوصی کا تقرر ،

محترم مولانا سرفراز احمد صاحب امریکہ سے پاکستان تشریف لائے۔ کراچی میں قیام کے دوران انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت اور ہفت روزہ ختم نبوت کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت نے موصوف کو امریکہ کے لئے اپنا نمائندہ خصوصی مقرر کیا ہے۔ مولانا امریکہ میں دین کی بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں ان کے دست حق پرست پر اب تک کم و بیش پانچ سو افراد عیسائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ مولانا موصوف امریکہ میں مجلس کی بھی نمائندگی فرمائیں گے۔

— ادارہ —

بقیہ: کھسیانی بلی

جلسہ مسلمانوں کا نہیں بلکہ قادیانیوں کا ہے جو مسلمان نہیں ہے اور نہ مسلمانوں کی طرف سے نمائندہ جماعت ہے ہوٹل کے باہر ایک بورڈ لگا دیا گیا کہ یہ مسلمانوں کا جلسہ نہیں ہے اور چار آدمی کھڑے کر دیئے گئے اول تو کوئی جلسے میں شرکت کے لئے نہ آیا اور جو آتا پکٹنگ کرنے والے حضرات کے کہنے پر واپس ہو جاتا۔ دوست محمد شاہد قادیانی کی تقریر تھی۔ قادیانی منتظمین کھسیانی بلی کی طرح کھمبا نوچنے کے مصداق انتہائی پریشانی کے عالم میں اپنے جلسے کی ناکامی کا نظارہ کر رہے تھے جو ۲۰ منتظمین تھے وہی سامعین تھے بالآخر ان سے نہ رہا گیا اور انہوں نے پولیس طلب کر لی کہ مسلمان ہمارا جلسہ خراب کر رہے ہیں جلسے میں رکاوٹ اور گڑبڑ کر رہے ہیں چنانچہ چند پولیس افسران پکٹنگ کرنے والے مسلمانوں کے پاس آئے اور ان سے صورتحال کی وضاحت چاہی مسلمانوں نے کہا کہ یہ لوگ قادیانی ہیں جو امت مسلمہ کے نزدیک غیر مسلم ہیں ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو خبردار کرنے کے لئے کھڑے ہیں کہ کہیں ان کے فریب اور دام تزویر میں نہ پھنس جائیں اور غلط فہمی سے ان کے جلسے میں شریک ہو جائیں۔ پولیس والوں نے پوچھا کہ کیا آپ زبردستی لوگوں کو روک رہے ہیں مسلمانوں نے کہا ہم صرف زبان سے روک رہے ہیں اول تو کوئی مسلمان یہاں تک کہ کوئی مقامی شرکت نہیں کر رہا۔ اگر کوئی بھولا بھٹکا آ بھی جاتا ہے تو ہمارے سمجھانے سے واپس چلا جاتا ہے۔ قادیانی سامعین کی انتظار میں رہے لیکن کوئی بھی نہ پہنچا اور صرف ۲۰ قادیانی منتظمین ایک قادیانی مقرر، دو رپورٹر کے سوا ہال میں کوئی نہ تھا۔ قادیانیوں کو جہاں سخت ناکامی ہوئی وہاں ان کا کافی مالی نقصان بھی ہوا۔ ڈیڑھ سو ڈش، ڈیڑھ سو کرسی کے بل اس کے علاوہ دیگر کرایہ جات مفت میں ان کے کھاتے میں پڑے

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۳۹

۲۵ جمادی الاخریٰ تا یکم رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

۱۴ تا ۲۰ مارچ ۱۹۸۶ء

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

بدلِ اشتراک

سالانہ /- روپے ششماہی /- روپے

سہ ماہی /- روپے فی پرچہ ۲/- روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۶۲

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند	بھارت
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار	فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد راشد	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لی اللہ

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۴۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

کنری کی خبریں

گذشتہ دنوں ربوہ سے آیا ہوا مرزائیوں کا ایک مربی ختم نبوت یوتھ فورس کے حرکت میں آجانے کی وجہ سے گھبرا کر بھاگ گیا۔

تفصیلات کے مطابق مرتد مربی سرعام کلمہ طیبہ کا بیج اپنے ناپاک سینے سے لگا کر گھوم رہا تھا۔ جب یوتھ فورس کے نوجوانوں کی نگاہ اس پر پڑی تو پہلے خود کاروائی کرنا چاہی لیکن اعلیٰ عہدیداروں کی مداخلت پر خود کاروائی کرنے کی بجائے ایس' ایچ' او کو اطلاع کی گئی۔ اور کاروائی کی درخواست کی ایس' ایچ' او نے اپنے عملے کو فوری کاروائی کا حکم دیا۔ جب قادیانیوں کو اس ساری کاروائی کا علم ہوا تو اپنے مربی کو آگاہ کیا۔ مربی نے جم نرتم دم دبا کر بھاگ جانے میں ہی عافیت سمجھی۔

یوتھ فورس ایس ایچ او اور انتظامیہ کی اس فوری کاروائی پر مبارکباد اور شکریہ ادا کرتی ہے

گذشتہ دنوں بہاول سے سبکدوش ہونے والے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز مبلغ جناب محمد طفیل ارشد نے کنری کا دوروزہ دورہ کیا۔ ان کی آمد کے موقع پر یوتھ فورس کا ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد طفیل ارشد نے فرمایا۔ کہ نوجوانوں کو ایک پلیٹ فارم پر ہمیشہ متحد رہنے اور قادیانی دہشت گردوں کی سرگرمیوں کے خلاف فوراً یوتھ فورس کے ایکشن لینے پر اپنی طرف سے مبارکباد دی۔ اور خوشی کا اظہار کیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے یوتھ فورس کے صدر عبدالغفار مغل نے ارشد صاحب کی بے لوث، ناقابل فراموش خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔

بعد ازیں ختم نبوت یوتھ فورس کی جانب سے طفیل ارشد صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا انعقاد ہوا۔

راجیو کا دورہ پاکستان منسوخ کرانے میں کس کا ہاتھ ہے؟

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا موجودہ دورہ کسی خفیہ مشن کا حصہ ہے

ایک تجزیہ

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

یہودیوں کا انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اپنی جماعت کے لیڈر بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی سے ملنے گذشتہ دنوں دہلی گیا، وہاں ان کے درمیان کیا باتیں ہوئیں اور کیا طے پایا؟ اس کا دونوں کے سوا کسی اور کو علم نہیں۔ البتہ ہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ مسلم دشمنی میں بھائی کے لئے دونوں برابر ہیں اگر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی بھارت کے وزیر اعظم راجیو کو پاکستان کے سائنسی راز فراہم کر رہے ہوں تو کوئی بعید نہیں ہم نے تو اسی موقع پر لکھ دیا تھا کہ وہ

"بھارت ایسے موقع پر جا رہے ہیں جبکہ پاکستان سے خوشگوار تعلقات پیدا ہونے شروع ہوئے اسرائیل اور قادیانی نہیں چاہتے کہ پاک بھارت تعلقات اچھے رہیں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی یقیناً ان تعلقات پر اثر انداز ہوں گے حکومت پاکستان کو ان کی حرکتوں پر نظر رکھنی چاہیے۔"

(ہفت روزہ ختم نبوت، اداریہ جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۲۱ صفحہ ۳)

یہ نہیں معلوم کہ ہماری حکومت نے ہماری باتوں کا نوٹس لیا یا نہیں؟ البتہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے دورہ بھارت کے بعد فوری نتائج جو سامنے آئے ہیں وہ یہ ہیں کہ پاک بھارت تعلقات بہتر بنانے کا جو عمل گذشتہ دو ماہ پہلے دونوں ملکوں کے لیڈروں کی ملاقات کے بعد شروع ہوا تھا اس کی تکمیل میں مشکلات پیدا ہوتی نظر آتی ہیں۔

گذشتہ دنوں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے پاک بھارت تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے بھارت کا دورہ کیا راجیو سے ملاقات کی تھی۔ امید پیدا ہو چلی تھی کہ اب بھارت سے دوستانہ فضا قائم ہوگی پاکستان نے اپنی طرف سے دوستی کا ہاتھ بڑھانے میں ذرہ برابر کسر نہیں چھوڑی۔ بھارت کی طرف سے مسلسل طرح طرح کی الزام تراشیوں کے باوجود پاکستان نے بجز سنجیدگی کا ثبوت دیا تاکہ اعتماد کی فضا قائم رہے۔ اس فضا کو مزید مستحکم بنانے میں پاکستان، بھارت کے وزیر اعظم راجیو گاندھی اور بھارتی وزیر خارجہ بلی رام بھگت کے دورہ کا منتظر تھا لیکن بلی رام بھگت کے بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ فی الحال یہ دورہ ممکن نہیں۔ قوم یہ جاننا چاہتی ہے کہ وہ کونسا ہاتھ ہے جو خفیہ کام کر رہا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم کے دورے کی منسوخی اور پاک بھارت تعلقات کی یکایک تبدیلی میں یقیناً ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا ہاتھ ہے۔

کیا قوم کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ قادیانی گروہ نہ صرف اسلام کا دشمن ہے بلکہ ملک و ملت کا بھی غدار ہے۔ ثبوت چاہئے تو دور جانے کی ضرورت نہیں۔ آنجہانی چوہدری ظفر اللہ قادیانی نے ریڈکلف کے سامنے قادیانی مفاد میں کام کیا جس کی وجہ سے ضلع گورداسپور ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا۔ مشرقی پاکستان کو ہم سے جدا کرنے میں مرزا غلام قادیانی کے پوتے ایم ایم احمد قادیانی کا کردار بھی کسی سے مخفی نہیں۔ اور اب دیکھئے آگے آگے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا دورہ بھارت بھی کیا فساد مچاتا ہے۔

قارئین نے بھارت کے وزیر خارجہ بلی رام بھگت کا وہ بیان جو انہوں نے لوک سبھا میں دیا تھا اگر نہیں پڑھا تو وہ ریکارڈ میں لانے کی خاطر ہم لکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "پاکستانی ترجمان اور سینٹ و قومی اسمبلی میں وزیر مملکت برائے امور خارجہ کے بیانات ناپسندیدہ ہیں اور ان سے بھارت کی اقلیتی برادری میں غیر ضروری دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ بھارت کے داخلی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے ...... انہوں نے کہا کہ بھارت نے پاکستان میں فرقہ ورانہ فسادات، جمہوری حقوق نہ دینے اور احمدیوں سمیت اقلیتوں کی مذہبی آزادی پر پابندیوں سے

باقی صفحہ ۲۶ پر

ٹیلیفون ڈائریکٹری میں قادیانیوں کو مسلم لکھنے پر ابوعبداللہ محمد ساجد اعوان کا احتجاج

(نمائندہ ختم نبوت) ساہیوال کے مشہور مقدمہ قتل میں قادیانیوں کو پھانسی اور جرمانہ کی سزا پر مبلغ تحفظ ناموس صحابہؓ برائے ایڈیٹر ابوعبداللہ محمد ساجد اعوان اور ان کے دیگر ساتھیوں نے انتہائی مسرت کا اظہار کیا ہے اور عالمی مجلس ختم نبوت کے قائدین شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ شریف کندیاں، حضرت علامہ عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری مناظر اسلام علامہ عبدالرحیم اشعر خطیب اسلام علامہ اللہ وسایا صاحب حضرت مفتی احمد الرحمٰن صاحب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی حضرت علامہ منظور احمد الحسینی اور جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا کو ہدیہ تبریک پیش کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا ہوئے تقریباً تین سال کا عرصہ بیت گیا ہے مگر ان کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔ جبکہ قادیانی ہی ان کے مبینہ اغوا کنندگان ہیں۔ اس لئے حکومت کوئی الفور مولانا اسلم قریشی کو برآمد کرکے ان کے اغوا کنندگان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ مزید برآں انہوں نے ٹیلیفون ڈائریکٹری میں قادیانی مرتد جماعت کو "احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن" لکھنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما علامہ منظور احمد الحسینی کے احتجاج کی پر زور حمایت اور ٹی اینڈ ٹی حکام کی پر زور مذمت کی ہے انہوں نے کہا کہ ٹی اینڈ ٹی حکام کو اس غلطی کا خدا کے حضور توبہ کرکے ازالہ کرنا چاہیئے اور اگر یہ قادیانیوں کی سازش ہے تو اس کی نشاندہی کرنی چاہیئے۔

اسلم قریشی کی عدم بازیابی پر اظہار تشویش

کراچی (پ ر) تنظیم اشاعت التوحید والسنت پاکستان کے مرکزی رہنماؤں علامہ محمد رفیق الخلیل، مولانا محمد انور راہی، قاری ہارون مطیع اللہ اور محمد شفیع شاکر نے کہا ہے کہ مبلغ ختم نبوت محمد اسلم قریشی کے اغوا کو تین سال مکمل ہو رہے ہیں لیکن حکومت وقت ان کا پتہ لگانے میں ناکام رہی۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر افسر شاہی میں سے کسی کے قریبی عزیز کو اغوا کیا گیا ہوتا تو کیا اس کا ابھی تک سراغ نہ لگتا۔ ان رہنماؤں نے حکومت سے پر زور مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسلم قریشی کا سراغ لگائے۔ اگر وہ خدانخواستہ شہید کر دیئے گئے ہیں تو ان کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

اوکاڑہ میں عنقریب احتجاجی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائیگی

اوکاڑہ (نمائندہ ختم نبوت) اوکاڑہ کی مرکزی دینی درسگاہ جامعہ انوریہ میں احتجاجی ختم نبوت کانفرنس عنقریب منعقد کی جائے گی۔ انجمن سپاہ اہل سنت (دیوبند) کے امیر مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا ہے کہ مارشل لاء اٹھ گیا اور جمہوریت بحال ہو گئی حکومت بحال ہو گئی لیکن بدقسمتی کی انتہا دیکھئے کہ ساڑھے آٹھ سال مارشل لاء رہا اور حکومت ڈنڈے کے زور سے ہر مسئلہ کو حل کرتی رہی لیکن ختم نبوت جو کہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے حل نہ کیا گیا بلکہ جو آرڈیننس حکومت نے نافذ کئے ان پر بھی عمل نہ ہوا بلکہ اس کے عوض ختم نبوت کے پروانوں کو شہید کیا گیا اور پھر ظلم پر ظلم تو یہ کہ بجائے اس کے کہ ان کے قاتلوں کو پھانسی دی جاتی انہیں رہا کیا جا رہا ہے۔ مولانا اسلم قریشی اب تک لاپتہ ہیں۔ شہدائے ختم نبوت ـــــ کیس کا فیصلہ نہ سنانے اور مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کا پتہ نہ لگانے کے خلاف اہل اوکاڑہ آل پاکستان احتجاجی ختم نبوت کانفرنس عنقریب منعقد کر رہے ہیں۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت پیر خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ ـــــ فرمائیں گے۔

سکھر میں یہودی و قادیانی جارحیت کے خلاف مظاہرہ

جمعیت طلباء اسلام سکھر شہر کے زیراہتمام ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس صیہونیت و قادیانی جارحیت کے خلاف نکالا گیا جس کی قیادت صدر عبدالسبحان بجارانی کر رہے تھے اور مہمان خصوصی مرکزی صدر اصغر علی شاہ اور پریس سیکریٹری مطالموسن تھے۔ جلوس سکھر کی شاہراہوں سے امریکی سامراج مردہ باد، اسرائیل قادیانی گٹھ جوڑ مردہ باد، منزل گاہ کا مقدمہ ـــــ التوا میں کیوں، قبلہ اول کی پکار الجہاد الجہاد، منزل گاہ کیس کے ملزموں کو پھانسی دو، امریکی فرزانو ہوشیاری کے اسرائیل کو لگام دو کے نعرے لگاتے چوک چوک پر تقاریر کرتے ہوئے مین مسجد پر اختتام پذیر ہوا۔ شہری سیاسی اسٹیٹ گھنٹہ گھر پر تقریر کرتے ہوئے صوبائی صدر اصغر علی شاہ نے نوجوانوں کو تلقین کی کہ وہ صیہونیت و قادیانیت کے خلاف منظم ہوں اور قبلہ اول کی آزادی کا مطالبہ کیا اور منزل گاہ ـــــ کے مجرموں کی پھانسی کا مطالبہ کیا۔ جلوس سے مولانا بشیر احمد جنرل سیکریٹری جے یو آئی روہڑی نے بھی خطاب کیا۔

ٹنڈو غلام علی میں مجلس کا انتخاب اور دفتر کا قیام

ٹنڈو غلام علی شہر میں دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا۔ اور مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے۔

سرپرست اعلیٰ:۔ مولانا عبدالفتاح صدر مدرس دارالعلوم تعلیم الاسلام ٹنڈو غلام علی

امیر:۔ حاجی محمد یوسف سمول

نائب امیر:۔ محمد یعقوب ارائیں

جنرل سیکریٹری:۔ نور محمد پٹھان

جوائنٹ سیکریٹری:۔ محمد شریف سنھو

خزانچی:۔ محمد اعجاز جاٹ

آفس سیکریٹری:۔ محمد عثمان پٹھان

پریس سیکریٹری:۔ ڈاکٹر محمد عارف راجپوت

مولانا عبدالفتاح صدر مدرس دارالعلوم تعلیم الاسلام ٹنڈو غلام علی نے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کا افتتاح کیا۔ اور وہاں عہدیداروں اور کارکنوں کو خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنا عہدہ جوابداری کے ساتھ سنبھالیں اور فتنہ قادیانیت کو ختم کرنے کے لئے دل و جان سے خدمت کریں۔ (محمد یعقوب ہزاروی)

"مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ"
ورنہ لاٹھی، گولے، گولی کھا

ڈیرہ غازیخان میں لاٹھی چارج اور آنسو گیس کی بوچھاڑ

نیز گزشتہ ڈیرہ غازیخان میں مسلمانوں کی مسجد میں ایک قادیانی مرتد ملعون کی تدفین پر شدید ردعمل جاری ہے، چند روز قبل وہاں زبردست احتجاج ہوا مختلف علاقوں سے آئے ہوئے علماء اور تبع ختم نبوت کے پروانوں نے آستانہ عالیہ تونسہ شریف کے ایک سجادہ نشین اور مجلس عمل کے مقامی سربراہ خواجہ عبدمناف کی قیادت میں جلوس نکالا اور مظاہرہ کیا۔ اس مظاہرے اور احتجاج میں شرکت کے لئے پورے علاقہ سے مختلف قافلے تونسہ شریف پہنچے۔ دریں اثناء ایک قافلہ جو بسوں پر مشتمل تھا ڈیرہ غازیخان سے تونسہ کے لئے روانہ ہوا جب وہ تونسہ کے قریب پہنچا تو اس پر قادیانیوں نے فائرنگ کی، یاد رہے کہ قادیانی ایک عرصے سے وہاں اسلحہ جمع کر رہے تھے اور مجلس عمل کے راہنماؤں نے انتظامیہ کو اس صورتحال کی طرف متوجہ کر دیا تھا لیکن انتظامیہ نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا جس سے قادیانی جری سے جری تر ہوتے چلے گئے، انتظامیہ کی غفلت اور لاپرواہی کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے نہتے مسلمانوں پر فائرنگ کر دی۔

تاہم قادیانیوں کی اس اشتعال انگیزی کے باوجود وہاں زبردست مظاہرہ اور احتجاج ہوا۔ بعدازاں ہزاروں علماء اور تبع ختم نبوت کے پروانوں کا ایک قافلہ ڈیرہ غازیخان ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کے لئے روانہ ہوا، جہاں کچھ سرکردہ راہنماؤں نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی لیکن ڈپٹی کمشنر نے روایتی ہٹ دھرمی کا ثبوت دیا جس پر ہزاروں افراد نے مظاہرہ کیا اور مسجد میں جلسہ کیا جس پر مقامی پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کے گولے پھینکے۔ اس کارروائی سے مناظر اہل سنت علامہ عبدالستار تونسوی، مولانا اللہ وسایا، ڈیرہ غازیخان، مولانا محمد یوسف، مولانا محمد خان لغاری، مولانا محمد اقبال فاروقی اور دوسرے بیسیوں علماء و کارکن زخمی ہو گئے۔ مولانا تونسوی سمیت متعدد علماء شدید زخمی ہیں جنہیں مقامی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اس موقع پر دو سو سے زائد علماء کرام اور دوسرے حضرات گرفتار کر لئے گئے۔ اس کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ پولیس نے اللہ کے گھر مسجد کے تقدس کو بھی پامال کر دیا اور جو لوگ نماز میں مشغول تھے انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اس واقعہ پر پورے ملک میں شدید ہیجان اور اضطراب برپا ہے ملک میں مسلم لیگ حکمران ہے عوام کا خیال تھا کہ شاید مسلم لیگ والے اپنی سابقہ غلطیوں بلکہ گناہوں کی تلافی کریں گے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ برسراقتدار آنے والی مسلم لیگ کا منشور یہ ہے کہ

"مسلم" ہے تو مسلم لیگ میں آ
ورنہ لاٹھی، گولی، ڈنڈے کھا

جب مسلم لیگ کا ابتداء میں یہ حال ہے تو آگے کیا ہو گا؟ کیا لیگی حکمران اس صورتحال کا سنجیدگی سے نوٹس لیں گے؟

حاجی محمد بشیر کا انتقال پُر ملال

کوئٹہ، مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حاجی محمد بشیر کو منگل کی صبح کانسی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا جنازہ میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ جن میں علماء کرام، دینی تنظیموں کے رہنما اور معززین شہر شامل تھے۔ تنظیم اتحاد نوجوانان ملتانی محلہ نے حاجی محمد بشیر کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔

قادیانیوں پر خدائی مار

جمعہ کی تقریر میں قادیانی مبلغ کا اعتراف

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) حکومت اور علماء کے مسلسل اقدامات سے قادیانیوں میں کافی بددلی پھیل چکی ہے اور اکثر قادیانی اپنے ساتھیوں اور نجی محفلوں میں اعتراف کر رہے ہیں کہ ہم پر خدا کی مار پڑی ہوئی ہے جو ہماری اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہے۔ قادیانی ہال کراچی میں قادیانی مبلغ نے ۲۴ جنوری جمعہ کے دن ساری تقریر اس پر کی کہ "مجھ سے جماعت قادیانی گروہ کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم سب نالائق ہو گئے ہیں اس لئے ہم پر اللہ کی مار ہے" اس کے بعد قادیانی مبلغ نے ساری تقریر اس پر کی ہے کہ پہلے نبیوں پر بھی مصیبتیں آئی ہیں اس لئے گھبراؤ مت۔ قادیانیوں میں اس قدر بددلی پھیلی ہوئی ہے کہ وہ آخر سوچنے لگ گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی ماننا یا بنانا سراسر دھوکہ اور فریب ہے اور اس سے سوائے پریشانی اور دنیا و آخرت کی رسوائی کے کچھ حاصل نہیں۔ ان کے مرکزوں (عبادت گاہوں) میں جمعہ کی حاضری مذکورہ وجوہات کی بناء پر کم ہو چکی ہے۔ اور قادیانی مبلغوں کو ربوہ سے ہدایات آرہی ہیں کہ گھر گھر جا کر جمعہ کی حاضری کے لئے آمادہ کریں اور یہ کہ جمعہ دیر سے پڑھائیں۔ اور ایسے ذرائع استعمال کریں کہ لوگ زیادہ آئیں۔ کئی شہروں خاص طور پر ساہیوال اور سکھر میں کئی قادیانی توبہ کر چکے ہیں۔ اور وہاں قادیانی ٹیمیں بھیجی جا رہی ہیں تاکہ انہیں دوبارہ قادیانیت کے لئے آمادہ کیا جا سکے

دعائے صحت کی اپیل

کوئٹہ، مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی مجلس شوریٰ کے رکن حاجی محمد رفیق بھٹی ایک ماہ سے علیل ہیں۔ اور لاہور میں زیر علاج ہیں تمام مسلمانوں بالخصوص علماء کرام سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ نماز جمعہ کے اجتماع میں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

اسسٹنٹ کمشنر کروڑ کی مستیاں

فرقہ واریت پھیلانے کی کوشش، نمائندہ ختم نبوت کی گرفتاری

حافظ خلیل احمد اور رانا محمد اسلم کی گرفتاری، تھانے کا گھیراؤ، شہر میں ہڑتال، جلسہ و جلوس

کروڑ میں گذشتہ دنوں ایک جلسہ رکھا گیا جس سے مولانا حقنواز صاحب اور دوسرے علماء نے خطاب کرنا تھا لیکن اے سی کروڑ جو عرصہ دراز سے اس پوسٹ پر چلا آرہا ہے اس نے عین موقعہ پر یہ جلسہ بند کرادیا جس کی وجہ سے ایک پرامن شہر کے حالات خراب ہوگئے علاوہ ازیں مقامی پریس رپورٹر کونسلر اور ہفت روزہ ختم نبوت کے نمائندے حافظ خلیل احمد اور ایک مقامی تنظیم کے سربراہ رانا محمد اسلم کو گرفتار کر لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی تحصیلدار بھی اس قماش کا افسر ہے۔ کروڑ کے عوام اور عوامی نمائندوں نے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ ان مذکورہ بدنام فرقہ پرست اور عوام دشمن افسروں کو تبدیل کیا جائے، دریں اثناء اے سی کروڑ کے رویئے کے خلاف پورے شہر میں ہڑتال کی گئی اور ہزاروں افراد نے تھانہ کروڑ کا گھیراؤ کر کے حافظ خلیل احمد اور رانا محمد اسلم کو رہا کرا لیا جس کے بعد ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جس میں مشتعل نوجوانوں نے اے سی کروڑ کے خلاف زبردست نعرے لگائے یہاں تک کہ اے سی کروڑ گو۔ کہا گیا جلوس اور مظاہرے کے بعد مقامی عیدگاہ میں ایک زبردست جلسہ ہوا جس میں مطالبہ کیا گیا کہ اگر اے سی کروڑ جیسے عوام دشمن اور غلط کار افسر کو تبدیل نہ کیا گیا تو پورے ضلع میں اس کے خلاف تحریک چلائی جائے گی، حکومت کو چاہیئے کہ ایسے افسروں کو فوراً تبدیل کرے اور ایک پرامن ضلع اور پرامن شہر کے حالات کو ایک غلط افسر کی وجہ سے خراب نہ کرے۔ دریں اثناء کروڑ کے شہریوں نے اس سلسلہ میں ایک ایکشن کمیٹی تشکیل دی ہے جس کے صدر غلام عباس خان ایڈووکیٹ نائب صدر قاری محمد عبداللہ اور ممبران، چوہدری محمد انور گھمبر، چوہدری محمد صدیق، حاجی غلام عباس، محمد عیسیٰ خان کونسلر، میاں محمد اشفاق، جناب صفدر معاویہ اور رانا محمد اسلم بنائے گئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈسکہ میں قادیانیوں کی اشتعال انگیزی

انتظامیہ خاموش ہے

(ڈسکہ ہمارا نمائندہ ختم نبوت رانا مشتاق احمد)

ڈسکہ میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزیوں پر عوام میں سخت رد عمل کا اظہار کیا جا رہا ہے اسلامی جمعیت طلباء کے ایک رکن نے ایک تقریب کے موقع پر بتایا کہ قادیانیوں نے ڈسکہ کے مختلف مقامات پر اپنے مکانوں کے باہر کلمہ طیبہ لکھ رکھا ہے جس کے بارے میں اسسٹنٹ کمشنر صاحب ڈسکہ سے گذارش کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ اس بارے میں اسسٹنٹ کمشنر صاحب پہلے کچھ نہیں کرنا چاہتے تھے مگر چند حوالے، دلائل سننے کے بعد انہوں نے مقامی پولیس کو ایسی سرگرمیاں بند کرنے کو کہا۔ مگر پولیس ایسے اقدام کو بند نہ کر سکی۔ کیونکہ مکانوں کے باہر کلمہ طیبہ تک ہی نہیں بلکہ ایسے گروہ نے اپنے بازوؤں پہ بیج بھی لگا رکھے ہیں جنہیں اتارنے سے انکار کر دیا۔ اس سلسلے میں تمام مساجد میں ریزولیشن منظور ہوا۔ مگر ڈسکہ میں حالات خراب ہونے کا اندیشہ ہے جس پر شہریوں نے اعلیٰ حکام سے اس سلسلے میں اہم اقدام کرنے کی اپیل کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزی بند کرائی جائے

☆☆☆☆☆☆☆☆

قادیانی سندھ میں افغانستان کے حالات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

مولانا تونسوی

مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا نذیر احمد تونسوی نے دعویٰ کیا ہے کہ قادیانیوں نے سندھ میں وسیع پیمانے پر گڑبڑ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے لندن میں اعلان کیا تھا کہ سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مختلف قوموں کے خلاف نفرت پیدا کی جا رہی ہے۔ مولانا تونسوی نے علماء پر زور دیا کہ وہ سندھ کے معاملات درست کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں اور قادیانیوں کی امکانی سازش کو ناکام بنا دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا اقبال رنگونی کی برطانیہ سے آمد

مولانا محمد اقبال رنگونی ایڈیٹر ماہنامہ "الہلال" مانچسٹر ڈپٹی ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر برطانیہ سے گذشتہ دنوں پاکستان تشریف لائے ہیں۔ چند دن کراچی میں قیام کے بعد وہ پنجاب کے دورہ پر گئے ہیں۔ کراچی میں انہوں نے دینی اداروں کا دورہ کیا اور علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔

حکومت نے قادیانیوں کو فحاشی پھیلانے اور تبلیغ کرنے کی اجازت دے دی؟

حکومت نے قادیانیوں کو "مسرت ڈائجسٹ" کے نام سے ایک ماہنامہ رسالہ نکالنے کی منظوری دیدی ہے۔ جس کا مطلب ہم یہی سمجھے ہیں کہ جن قادیانیوں کو اس مملکت اسلامیہ میں قانونی طور پر تبلیغ کی اجازت نہیں تھی نہ تحریراً اور نہ تقریراً ـــــ رسالہ کا ڈیکلریشن ملنے کے بعد انہیں تحریراً تبلیغ کرنے کی آزادی مل گئی ہمارے سامنے فروری اور مارچ کے شمارے ہیں جن کے سرورق پر عورتوں کی خوبصورت تصویریں ہیں اور اندر کے صفحات میں سر فہرست قرآن کریم کی آیت لکھی گئی ہے اگر آپ رسالہ بند کر کے رکھیں تو تصویر اوپر اور قرآن کی آیت کریمہ نیچے آئے گی۔ فروری کے شمارے میں آیت کریمہ وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین اور مارچ کے شمارے میں قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً شائع کی ہے۔ ان دونوں آیتوں میں حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کا بیان ہے ان کے اوپر دو بازاری عورتوں کی تصویر لانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر توہین ہے۔ جو رسالہ نکالنے والے قادیانیوں کے خبثِ باطن کا کھلا اظہار بھی ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دینے کی ایک چال بھی ـــــ فروری کے شمارہ میں نواب مبارکہ بیگم کی ایک نظم شائع کی ہے اور اس کو "سیدہ" لکھا ہے سیدہ کی اصطلاح امت مسلمہ امہات المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء، حضرت سیدہ رقیہ، سیدہ زینب، سیدہ ام کلثوم کیلئے استعمال کرتے ہیں جسے قادیانی رسالہ نکالنے والوں نے خاندان مرزا کی ایک کافرہ عورت پر چسپاں کر دیا ہے۔

اسی شمارہ کے صفحہ ۵ سے ۷ تک آنجہانی مرزا محمود کی تفسیر کبیر سے ایک مضمون شائع کیا ہے یہ کتاب پورے ملک میں ضبط ہے ـــــ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے متعلق مضمون میں ایک قادیانیہ نے مضمون کے دوران مرزا قادیانی کا یہ شعر ٹانکا ہے ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں ہاتھ شیروں پہ نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

صفحہ ۷ پر "سوچنے کی باتیں" کے عنوان سے رسالہ کی مدیرہ نے مختلف کتابوں سے اپنا انتخاب پیش کیا ہے جس میں قادیانیوں کے نام نہاد خلیفہ حکیم نورالدین بھیروی کو اچھالا گیا ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ رسالہ کی مدیرہ قادیانیہ ہے۔ اسی فروری کے شمارہ میں صفحہ ۱۳۲ پر مشہور سراجی گماشتے ظفر اللہ قادیانی جس کی وجہ سے گورداسپور پاکستان سے علیحدہ ہوا اور جنت نظیر خطہ کشمیر بھارت کے قبضہ میں چلا گیا اس کی "عظمت" کے گن گائے گئے ہیں۔ جبکہ اسی شمارہ میں ایک اور قادیانی اشرف نامی کا مضمون بھی شامل ہے۔ یہ وہ قادیانی ہے۔ جو امن اخبار میں لکھتا رہتا ہے۔ اور اسلامی تعلیمات کو مسخ کر کے پیش کرتا ہے۔

مارچ کے شمارے میں واضح لفظوں میں پوری امت مسلمہ اور پورے عالم اسلام کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسوہ حسنہ سے منحرف بتایا گیا ہے جبکہ قادیانی جماعت کو حضور کا سچا تابعدار قرار دیا گیا ہے۔ رسالہ کی مدیرہ (جو قادیانیہ ہے) نے حکومت کے متعدد آرڈیننسوں کا یوں استہزاء کیا ہے:۔

"خدا کے دین کا نفاذ آرڈیننسوں، کمیٹیوں اور نظریاتی کونسلوں کے بس کی بات نہیں اسلام کی تعلیمات تو دلوں پر نافذ ہوتی ہیں عمل سے دکھائی جاتی ہیں" (اداریہ صفحہ ۱۳)

اسی شمارے میں صفحہ ۱۲ پر ثاقب زیروی اور نسیم سیفی کی نظمیں شائع کی گئیں ہیں جو کہ قادیانی ہیں پہلے شمارے کی طرح اس میں بھی ظفر اللہ کو پاکستان کا اصلی "قائداعظم" ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایک مضمون "میں نے پاکستان بنتے دیکھا" اور "تحریک پاکستان میں ایک کردار" میں اس کو اچھالا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکیم نورالدین کے واقعات رسالہ کی مدیرہ نے اپنے انتخاب میں پیش کئے ہیں۔ اس رسالہ کا قابل ذکر اور اہم وہ مضمون ہے جو حکومت کی طرف سے منعقدہ اسلام آباد کی سیرت کانفرنس پر لکھا ہے اور جس میں نہ صرف پاکستان کے حکمرانوں پر بلکہ پوری امت مسلمہ کے دلوں پر تیشہ زنی کرتے ہوئے پاکستان اور عالم اسلام کے حکمرانوں کے علاوہ پوری دنیا کے اسلام کو قادیانی بننے کی دعوت دی ہے قادیانی مضمون نگار ایس ایم انور نے گو اس میں مرزا قادیانی مرتد اور دجال کا نام نہیں لیا تاہم اشاروں اور کنایوں میں حکومت اور مسلمانوں پر طعنہ زنی کی ہے وہ کہتا ہے:۔

"اگر کوئی شخص یا کوئی طبقہ یا کوئی گروہ کوئی جماعت ایسی پائی جاتی ہو کہ جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق نصیب ہوئی ہو کہ خدا کے رسول

کی اتباع کا وہ دعویٰ بھی کرے اور اس دعویٰ کے نتیجہ میں اطاعتِ رسول کے جو نتائج نکلے ہیں وہ ان میں نظر آئیں تو وہاں یہ قدغن بھی ہے کہ خدا کی محبت کا دعویٰ اس زندگی میں نہیں کر سکتا اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خدا جو "اُ" مجھ سے بھی محبت کرتا ہے (اور ان کو مرزا قادیانی کی صورت میں ایک نبی دیتا ہے ادارہ) تو آواز اس کے خلاف یہ اٹھتی ہے کہ یہ قابلِ گردن زدنی ہے اس زمانے میں یہ کہتا ہے کہ خدا مجھ سے محبت کرتا ہے تو یہ ایک خطرناک تضاد ہے اس تضاد کے ہوتے ہوئے کوئی شخص جیتے جی کیوں اس بات کی اہمیت محسوس کرے گا کہ میں سیرتِ نبوی کو اپناؤں جبکہ دوسری طرف اس بات پر پابندی ہے کہ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ خدا مجھ سے محبت کرتا ہے اور اس بات کی اجازت نہیں دی گئی کہ کوئی شخص اس معاشرے میں اٹھ کر کہے کہ میں خدا کا محبوب بنا ہوں (اشارہ مرزا قادیانی اور قادیانی پیشواؤں کی طرف ہے۔ ادارہ) اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ میری (یعنی مرزا قادیانی) کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔ میری باتوں کا جواب دیتا ہے، میرے لئے نشانات دکھاتا ہے (وغیرہ وغیرہ)"

اس کے بعد مضمون نگار نے آیت کریمہ اھدنا الصراط المستقیم سے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی سند حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اس نے یہاں تک لکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی چونکہ ہر نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے تو گویا اس دعا کی وجہ سے آپ کو نبوت ملی۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نبوت وہبی نہیں بلکہ کسبی ہے ——————

خلاصہ یہ کہ قادیانیوں کا یہ رسالہ کھلم کھلا فحاشی کے ساتھ قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہے اور چونکہ یہ ڈائجسٹ ہے اس کے اجرا کا مقصد مسلمانوں کی نوجوان نسل اور مستورات میں مخشقیہ ناولوں، کہانیوں اور افسانوں کے ساتھ قادیانیت کی تبلیغ ہے —————— پاکستان میں کسی پرچے کا ڈیکلریشن حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے حیرانی کی بات یہ ہے کہ قادیانیوں کو یہ ڈیکلریشن آسانی کے ساتھ کیسے حاصل ہو گیا؟ ابھی اس رسالے کے تین شمارے منظر عام پر آئے ہیں اسے بنکوں کے سرکاری اشتہارات بھی ملنا شروع ہو گئے ہیں یہاں قادیانی افسروں کی سازش معلوم ہوتی ہے جو اس وقت بھی کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔

ہم ملک کے تمام مسلمانوں خصوصاً علماء کرام اور خطیب حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس سازش پر احتجاج کریں خصوصاً جمعہ کے خطبات میں اس مسئلہ پر توجہ دلائیں اور اس رسالے کا ڈیکلریشن کینسل کرنے کا مطالبہ کریں۔

(نوٹ :۔ اس رسالہ کا ناشر یو۔ زیڈ تاثیر قادیانی کیا ہے اور جب یہ ایک کلیدی عہدے پر فائز تھا اس نے کیا کیا حرکتیں کیں اس موضوع پر ہم آئندہ پرچے میں اظہار خیال کریں گے۔ ادارہ)

اسسٹنٹ کمشنر یا فلمی اداکار، قانون کے محافظ اور یہ کردار

موسم بہار آتے ہی جشنوں اور میلوں ٹھیلوں کی گہما گہمی شروع ہو جاتی ہے۔ ان جشنوں میں اتنی لغویات اور خرافات ہوتی ہیں کہ انہیں دیکھ کر اخبارات میں پڑھ کر یا سن کر ایک صحیح الفکر مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا یہ کردار اور یہ انداز کسی مسلم ملک کے ہو سکتے ہیں؟ عجیب بات یہ کہ ان تمام لغویات اور خرافات کو ثقافت کا نام دیا جاتا ہے۔ گذشتہ دنوں بلوچستان میں جشن بستی منایا گیا، اس جشن میں اس نام نہاد ثقافت کا جنازہ جس طرح نکالا گیا ذیل کی خبر میں ملاحظہ کیجئے۔

"کوئٹہ (نمائندہ جنگ) جشن سبی کے دوران ایک محفل موسیقی گلوکارہ کا گانا سن کر دو اسسٹنٹ کمشنروں نے موج میں آ کر رقص شروع کر دیا۔ ایک شائع شدہ رپورٹ کے مطابق دونوں نے مبینہ طور پر شراب پی رکھی تھی۔ محفل میں صوبائی وزیر خزانہ مہمان خصوصی تھے جب کہ صوبائی وزیر مج دارتاف، اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی اور چیف سیکرٹری بلوچستان بھی اس محفل میں شریک تھے۔ رپورٹ کے مطابق۔ جب گلوکارہ نے ہو جالو اور سخی شہباز قلندر گانا شروع کیا تو دونوں اسسٹنٹ کمشنر مدہوش حالت میں اسٹیج پر چڑھ گئے اور رقص کرنے لگے" (جنگ کراچی ۲۴، فروری)

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نے اس واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے —————— ہمارے خیال میں تحقیقات سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ مبینہ طور پر شرابی کبابی اسسٹنٹ کمشنر اونچے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہوں گے اور اونچے خاندانوں کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں وہ تحقیقات میں اپنے کو بے گناہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اس کا بہترین حل تو یہی تھا کہ انہیں موقعہ پر کوڑے لگائے جاتے —————— تاہم اب اس کا حل یہی ہے کہ انہیں نوکری سے برخاست کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔

علاوہ ازیں یہ تو دو افسروں کا مسئلہ ہے نامعلوم اس قماش کے کتنے افسر ہوں گے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے افسروں کی چھانٹی کی جائے —————— اگر یہاں مزدوروں کی چھانٹی ہو سکتی ہے تو افسروں کی بھی ہونی چاہئے۔

خصائل نبوی ؐ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کے وصال کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

حدثنا محمد بن مسعدۃ البصری حدثنا سلیم بن اخضر عن ابن عون عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قالت کنت مسندۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی صدری او قالت الی حجری فدعا بطست لیبول فیہ ثم بال فمات صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وصال کے وقت میں نے حضور عالی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے سینہ پر سہارا دے رکھا تھا کہ آپ نے پیشاب کے لئے طشت منگایا اور پیشاب سے فراغت حاصل کی اس کے بعد پھر وصال ہوگیا۔

فائدہ :- حضرت عائشہؓ کے یہ مفاخر میں ہے کہ آخری تلبس ان کو حاصل ہوا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے جب تشریف لے گئے اور وصال ہی حاصل ہوا تو سر مبارک ان کی گود میں تھا۔

حدثنا قتیبۃ حدثنا اللیث عن ابن الھاد عن موسیٰ بن سرجس عن القاسم بن محمد عن عائشۃ انھا قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وھو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجھہ بالماء ثم یقول اللھم اعنی علی منکرات الموت او قال علی سکرات الموت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وصال کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک پیالہ میں پانی رکھا ہوا تھا کہ اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار ہاتھ ڈالتے تھے اور چہرۂ مبارک پر پھیرتے تھے، (کہ یہ شدت حرارت اور گھبراہٹ کے وقت سکون کا سبب ہوتا ہے) اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ الٰہی میں یہ دعا فرماتے تھے کہ یا اللہ موت کی شدائد پر میری امداد فرما۔

فائدہ :- یہ ایک جانب امت کو تعلیم ہے تو دوسری جانب نزع کے وقت جب کہ روح بدن سے نکل رہی ہو نہایت ثبات واستقلال اور اللہ جل جلالہٗ کی طرف غایت توجہ کا مظہر ہے کہ نزع کے وقت جب کہ روح بدن سے جدا ہورہی ہو تکلیف کا ہونا طبعی اور فطری امر ہے اس وقت اللہ ہی سے استدعا اور سہولت کی طلب کی تھی۔

حدثنا الحسن بن الصباح البزار حدثنا مبشر بن اسمٰعیل عن عبد الرحمٰن بن العلاء عن ابیہ عن ابن عمر عن عائشۃ قالت لا اغبط احداً بھون موت بعد الذی رأیت من شدۃ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوعیسیٰ سألت ابا زرعۃ فقلت لہ من عبد الرحمٰن بن العلاء ھذا قال ھو عبد الرحمٰن بن العلاء بن اللجلاج۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شدت تکلیف کے بعد اب مجھے کسی شخص کے مرض الموت میں تکلیف نہ ہونے پر رشک نہیں ہوتا۔

فائدہ :- اس لئے کہ شدت مرض گناہوں کے سقوط اور مراتب کے بلند ہونے کا سبب ہوتا ہے، اور مرض کی شدت پیامِ اجل ہونے کی وجہ سے استغفار کی کثرت اور موت کی تیاری کا ذریعہ ہے۔

حدثنا ابوکریب محمد بن العلاء حدثنا ابو معاویۃ عن عبد الرحمٰن ابن ابی بکر ھو ابن الملیکی عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلفوا فی دفنہ فقال ابوبکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئًا ما نسیتہ قال ما قبض اللہ نبیًا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ ادفنوہ فی موضع فراشہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپ کے دفن میں صحابہؓ کا اختلاف ہوا۔ (کسی نے مسجد نبوی کو پسند کیا اور کسی نے آپ کے صحابہؓ کے قرب کی وجہ سے بقیع کو، کسی کا خیال جدِ اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مدفن پر پہنچانے کا تھا تو کسی کا وطن اصلی مکہ مکرمہ واپس لانے کا، غرض مختلف رائیں ہورہی تھیں) کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے جو مجھے خوب محفوظ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا وصال اسی جگہ ہوتا ہے جہاں ان کا دفن پسندیدہ ہو اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال ہی کی جگہ دفن کرنا چاہیے۔

فائدہ :- چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدیق

باقی صفحہ ۲۶ پر

جمعہ کی پہلی نماز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد جمعہ کی پہلی نماز مدینہ کے محلہ بنی سالم میں پڑھی اور مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، میں اسی کی حمد و ثنا کرتا ہوں۔ اور اسی سے اعانت، مغفرت اور ہدایت کا خواستگار ہوں۔ میرا اسی پر ایمان ہے، میں اس کی حکم عدولی نہیں کرتا، میں حکم عدولی کرنے والوں کا دشمن ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا اور لاشریک ہے اور محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے۔ اس نے محمدؐ کو ہدایت روشنی اور موعظت کیا تھا ایسے زمانے میں بھیجا ہے کہ عرصۂ دراز سے کوئی رسول نہیں آیا۔ لوگوں میں علم کی قلت اور ضلالت کی زیادتی ہو گئی ہے۔ اسے اختتام دنیا قرب قیامت اور قرب اجل کے وقت بھیجا گیا ہے جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ راستہ پالے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کا کہنا نہیں مانے گا وہ راستہ بھٹک جائے گا وہ گمراہ ہو جائے گا اور گمراہی میں بری طرح پھنس جائے گا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اس لئے کہ مسلمان مسلمان کو جو بہترین نصیحت کر سکتا ہے وہ یہی ہے کہ آخرت کے لئے تیار کیا جائے۔ اور اللہ سے ڈرنے کے لئے کہا جائے جن باتوں کے کرنے سے انہیں اللہ نے روکا ہے اس سے بچتے رہو اس سے افضل کوئی نصیحت نہیں ہے اور نہ اس سے افضل کوئی گفتگو ہے۔ دنیا کے کام انجام دیتے وقت جس کے سامنے اللہ کا ڈر رہتا ہے، یاد رکھو! یہ ڈر اور تقویٰ اس کی عاقبت سنوارنے میں اعلیٰ ترین مددگار ثابت ہوگا۔ اور جب کوئی اپنے اور اللہ کے معاملے کو ٹھیک کرے گا وہ معاملہ پوشیدہ ہو یا ظاہر اور معاملہ ٹھیک کرنے میں اس کی نیت مخلصانہ ہوگی تو ایسا کرنا اس کو دنیا میں نام دے گا۔ اور مرنے کے بعد یہ اس کے لئے ایک متاع خیر بن جائے گا جبکہ آدمی کو اعمال خیر کی ضرورت بھی ہوگی اگر کوئی شخص اللہ سے اپنا معاملہ ٹھیک نہیں کرتا تو وہ شخص یہ چاہے گا کہ اس کے اعمال اس سے دور رکھے جائیں۔ اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جس نے اللہ کے فرمانے کو سچ جانا اور اس سے قول و اقرار کرکے انہیں پورا کیا، اس کی نسبت اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ ہمارے ہاں قول و قرار بدلتا نہیں اور ہم اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتے تم جو کام اس وقت کرتے ہو اور جو کام کبھی آئندہ کرنے والے ہو وہ پوشیدہ ہو یا ظاہر، تو اللہ کے ڈر اور تقویٰ کو سامنے رکھو، جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور ثواب کی زیادتی ہوتی ہے، جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ کامیابی پاتا ہے۔ ڈر اور تقویٰ اللہ کے غصہ عذاب اور خفگی سے بچاتا ہے۔ اللہ کا ڈر اور خوف چہرہ چمکائے گا درجات کو بلند کرے گا، دنیا کی لذتوں سے تمہیں محروم نہیں کیا جاتا۔ مگر اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں کمی نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اسی واسطے تمہیں اپنی کتاب سکھائی ہے اور اپنی راہ دکھائی ہے کہ مصدقین اور مکذبین میں امتیاز ہو جائے اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے تم اس کے بندوں کے ساتھ بھلائی کرو، اور اس کے دشمنوں کو دوست نہ رکھو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے۔

(ماخوذ حیات سرورِ کائنات)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گفتگو و جواب

خلیفہ سلیمان بن عبدالملک مکہ مکرمہ کا قصد کرتے ہوئے جب مدینہ منورہ پہنچا تو اس نے وہاں کے جلیل القدر عالم ابوحازم کو بلا بھیجا، ابوحازم جب تشریف لائے، خلیفہ سلیمان اور ان کے درمیان حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

خلیفہ سلیمان:۔ کیا وجہ ہے کہ ہم موت کو ناپسند کرتے ہیں!

ابوحازم:۔ اس لئے کہ تم نے اپنی آخرت ویران کر دی ہے اور اپنی دنیا آباد کر لی ہے اس لئے تم آبادی سے ویرانی کی طرف منتقل ہوتے ہوئے گھبراتے ہو۔

خلیفہ سلیمان:۔ اے ابوحازم، اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری کی کیا شکل ہوگی۔

ابوحازم:۔ امیر المومنین! نیک کردار والا انسان خدا کے ہاں اس طرح حاضر ہوگا جیسے کوئی مسافر گھر پہنچتا ہے۔ رہا نافرمان تو اس کی مثال اس بھگوڑے غلام کی ہے جو اپنے آقا کی طرف پلٹتا ہے۔ یہ سن کر خلیفہ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں

خلیفہ سلیمان:۔ کاش میں جانتا کہ خدا کے ہاں میرے لئے کیا طے ہوا ہے،

ابوحازم :۔ اپنے آپ کو اللہ کی کتاب پر پیش کیجئے یعنی اپنے اعمال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے فیصلہ کیجئے اس کا ارشاد ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ؕ یعنی بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے اور بدکردار جہنم میں جلیں گے

خلیفہ سلیمان :۔ اللہ کی رحمت کہاں ہے جواب نیک لوگوں کی صحبت میں اللہ تعالیٰ کے کونسے بندے زیادہ عزت و اکرام کے مستحق ہیں۔

ابوحازم :۔ نیکی اور تقویٰ والے

خلیفہ سلیمان :۔ کونسا عمل افضل ہے ؟ کونسی بات زیادہ قابل سماعت ہے۔

ابوحازم :۔ جس شخص سے تم خوف کھاتے ہو اور امید رکھتے ہوئے اس کے سامنے حق بات کا اظہار۔

خلیفہ سلیمان :۔ کونسا مسلمان زیادہ خسارے میں ہے ؟

ابوحازم :۔ ایسا شخص جو اپنے ظالم بھائی کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔ اس طرح وہ دوسروں کی دنیا بنانے کے لئے اپنی آخرت بیچ ڈالتا ہے۔

خلیفہ سلیمان :۔ ہم جن حالات میں گھرے ہوئے ہیں ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

ابوحازم :۔ مجھے اس سوال کا جواب دینے سے معافی دیجئے۔

خلیفہ سلیمان :۔ جواب دیجئے اور ضرور دیجئے اس جواب میں بہرحال میرے لئے کوئی نہ کوئی نصیحت پوشیدہ ہوگی۔

ابوحازم :۔ تمہارے آباء و اجداد نے تلوار کے ذریعے لوگوں پر غلبہ پایا اور مسلمانوں کے مشورے اور خوشنودی کے بغیر ان کے ملک کو ہتھیا لیا انہوں نے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو قتل کرنے سے بھی گریز نہ کیا تمہارے بزرگ تو چل بسے کاش تم جانتے، انہوں نے کیا کچھ کیا اور کیا کچھ ان کے بارے میں کہا گیا اس پر خلیفہ کے ایک ہم نشین نے کہا "آپ کی یہ رائے انتہائی نامناسب ہے" ابوحازم نے جواب دیا اللہ نے علماء سے عہد لیا ہے کہ وہ حق کو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کریں گے چھپائیں گے نہیں۔

ایک مضحکہ خیز دعویٰ،

ٹیلیویژن دجال ہوگیا؟

روزنامہ جنگ لندن میں کئی دنوں سے ایک اشتہار شائع ہو رہا تھا جس میں اس بات کا اعلان تھا کہ ایک صاحب نے ایک کتابچہ ترتیب دیا ہے جس میں کانے دجال کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور اس کی علامات بھی بیان کر دی گئی ہے۔ پھر چند دنوں کے بعد وہ کتابچہ بعنوان "آثار قرب قیامت اور فتنہ کانا دجال" مولفہ محمد رفیق الراعی ٹوٹنگھم تھا۔ مقدمہ کتاب میں مسلمانوں کی موجودہ روش کا رونا رویا گیا ہے اور اس کے بعد علامات قیامت سے متعلق چند احادیث کریمہ بیان کی گئی ہیں۔ پھر اس کے بعد کانے دجال کے متعلق بحث چھیڑی گئی۔

قارئین نے انہی کالموں میں پہلے بھی اس بارے میں بار بار پڑھا ہوگا کہ دجال کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ بھی بڑا مضحکہ خیز تھا اور اس کی ان مضحکہ خیز تاویلات سے خود قادیانی صاحبان بھی سراسیمہ و پریشان ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک انگریز اور ان کے پادری دجال تھے اور دجال کے گدھے سے مراد انگریزوں کی ایجاد کردہ ریل گاڑی ہے، مگر افسوس کہ اسی دجال کے گدھے پر مرزا صاحب کی لاش قادیان پہنچائی گئی تھی۔

کچھ یہی حال محمد رفیق صاحب کا بھی ہے مگر ان کے نزدیک دجال سے مراد نہ تو انگریز ہیں اور نہ ہی کوئی اور ہستی بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ ٹیلیویژن دجال ہے اور بتلایا کہ اصل میں ٹیلیویژن ہی دجال ہے اور اس کی خبر حدیث میں دی گئی ہے۔ سوال ہوا کہ دجال کا گدھا بھی ہوگا تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ گدھا چونکہ چار ٹانگوں کا ہوتا ہے اور ٹیلیویژن بھی چار ٹانگوں پر کھڑا رہتا ہے لہٰذا ٹی وی ہی دجال ہے۔

قارئین کرام ایسی مضحکہ تاویلات سے دجال کا خاکہ تیار کیا گیا ہے اور مسلمانان انگلستان کو گمراہ کرنے کی سعی و سازش کی جارہی ہے۔ سردست ہم نے صرف ایک ہی بات کی طرف اشارہ کیا ہے انشاء اللہ پھر کبھی اسی موضوع پر بحث کریں گے!۔

اب معلوم نہیں کہ مرزا طاہر احمد رفیق صاحب کی ان تاویلات سے متفق ہیں یا نہیں ؟۔

(محمد اقبال مانچسٹر)

اگر پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے تو

ارتداد کی سزا کیوں نہیں جاری کی جاتی

محمد اقبال حیدرآباد

حضرت معقل بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مرتد ہو گیا اسے قتل کر دو۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

اسلام میں کبھی بھی مسلمان کو اسلام چھوڑنے کا حق نہیں۔ قرآن مجید میں مرتد کی سزا صراحت کے ساتھ قتل بیان ہوئی ہے چنانچہ پہلے پارہ میں ہی اس بات کا ذکر آیا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم نے جب بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کی قبولیت کے لئے یہ حکم صادر فرمایا تھا کہ اپنے آپ کو قتل کر دو۔ (پارہ ۱ رکوع ۶) چنانچہ روایت میں تصریح ہے کہ کم و بیش ستر ہزار افراد نے ارتداد کے جرم میں موت کی سزا پائی۔

حضرت عبدالرحمان بن ثوبان رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے اس کی گردن مار دو (مجمع الزوائد ص ۲۶۱ ج ۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دن مسیلمہ کذاب کے پاس ایک قاصد عبداللہ ابن نواحہ اور دوسرا ثمامہ ابن اثال تھا۔ ان دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسیلمہ کذاب کا خط بھیجا جس میں یہ تھا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور آپ کے ساتھ مجھے شریک ٹھہرایا گیا ہے۔ آپؐ نے خط پڑھ کر قاصدوں سے پوچھا کہ تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ جو عقیدہ مسیلمہ کا ہے وہی ہمارا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر قاصدوں کو قتل کرنا سفارتی آداب کے خلاف نہ ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔ (روح المعانی ص ۱۴۱ ج ۶، مستدرک ص ۵۳ ج ۳)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت معاذ ابن جبلؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن میں ان لوگوں کو دین کی تعلیم کے لئے بھیجا ایک روز حضرت معاذ رضؓ حضرت موسیٰؓ کے پاس آئے تو ان کے پاس ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا حضرت معاذ رضؓ نے اسے دیکھ کر ابو موسیٰؓ سے کہا کہ ہم تو لوگوں کو دین سکھانے کے لئے آئے ہیں' عذاب دینے کے لئے نہیں آئے۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے جواب دیا کہ یہ اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو گیا ہے۔ اس پر حضرت معاذ رضؓ نے فرمایا کہ اس خدا کی قسم جس نے نبی برحق کو مبعوث فرمایا تو میں اسے آگ میں جلائے بغیر نہیں ٹلوں گا۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا۔ ابھی ٹھہرو ہمارا اس کے ذمہ کچھ حساب ہے مگر حضرت معاذ رضؓ نے اصرار کیا کہ میں اسے جلا کر دم لوں گا۔ چنانچہ لکڑیاں منگوائی گئیں اور اس مرتد کو قتل کر کے سپرد آتش کر دیا گیا۔ (امام طبرانی نے اس حدیث میں روایت کیا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں (روایت بخاری شریف ص ۱۰۲۳/۲۶۰۔ مجمع الزوائد ص ۲۶۱ ج ۶)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دین بدل دیا اس کو قتل کر دو (مجمع الزوائد ص ۲۶۱ ج ۶)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دین بدل دیا اسے قتل کر دو۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو عرب کے بہت سے قبائل مرتد ہو چکے تھے، صدیق اکبرؓ نے سب کے خلاف از خود اعلان جنگ کر دیا۔

حضرت سیدنا عثمان رضؓ کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود گورنر کوفہ کا پیغام پہنچا کہ ہم نے کوفہ میں کچھ لوگوں کو پکڑا ہے جو خفیہ طور پر مسیلمہ کذاب کے دین پر عمل کرتے ہیں، ان کا کیا کیا جائے۔ امیر المؤمنین نے جواب دیا کہ توبہ کی مہلت دو، اگر توبہ کر لیں تو چھوڑ دو ورنہ قتل کر دو، چنانچہ حضرت ابن مسعود رضؓ نے ان مرتدوں کو توبہ کے لئے کہا، تو گروہ کے سردار عبداللہ بن نواحہ کے سوا سب نے توبہ کر لی پھر حضرت ابن مسعودؓ نے ابن نواحہ کو قتل کر کے لاش کو عبرت کے لئے کھلے بازار میں رکھ دیا اور توبہ کرنے والوں کو جلا وطن کر دیا (مستدرک ص ۵۳ ج ۳، ابوداؤد ص ۲۴۴ ج ۱)

امیر المؤمنین حضرت علیؓ ابن ابی طالب کے پاس کچھ زندیقیوں کو لایا گیا، آپ نے ان کو آگ میں جلوا دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ تک بات پہنچی انہوں نے فرمایا کہ میں انہیں نہیں جلاتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے عذاب کے ساتھ لوگوں کو عذاب نہ دو بلکہ میں انہیں قتل کر دیتا کیونکہ آپؐ نے فرمایا جو شخص دین بدل دے اسے قتل کر دو (بخاری ص ۱۰۲۳ ج ۲)

حضرت علی رضؓ کے پاس ایک بوڑھا لایا گیا جو

باقی صفحہ ۳۶ پر

خواب

اور اس کی حقیقت

مولانا منظور احمد الحسینی

خواب کو عربی میں "رؤیا" کہتے ہیں۔

اس کی تین قسمیں ہیں (۱) حدیث دل جس کا لفظی ترجمہ دل کی باتیں ہیں یعنی نفسانی خیالات۔ انسان دن بھر جس کام میں مشغول رہتا ہے رات کو وہی خواب میں دیکھتا ہے جیسے کسی کو اگر الیکشن کی دھن ہوتی ہے تو اسے خواب میں الیکشن ہال کی چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ مثل مشہور ہے بلی کو خواب میں گوشت کے چھیچھڑے نظر آتے ہیں۔

(۲) شیطانی تصورات سے پریشان پریشان خواب نظر آتے ہیں جن کو عربی میں "اضغاث احلام" کہتے ہیں، خواب کی یہ دونوں قسمیں فاسد ہیں اور ان کی کوئی تاویل اور تعبیر نہیں

(۳) اچھے اور درست خواب جو وساوس شیطانی سے پاک ہوتے ہیں ایسے خواب حقیقت میں خواب اور محتاج تعبیر ہوتے ہیں۔ یہ خواب من جانب اللہ القاء ہوتے ہیں ایسے ہی خوابوں کو احادیث میں رؤیائے صالحہ اور جزو نبوت بتلایا گیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ نبوت سے سوا بشارتوں کے کچھ باقی نہیں رہا، لوگوں نے عرض کیا بشارتیں کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھے خواب (بخاری)

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اچھے خواب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"رؤیائے صالحہ ایک قسم کا روحانی مشاہدہ ہے کہ جب انسان سو جاتا ہے اور اس کے حواس ظاہرہ معطل ہو جاتے ہیں تو اس حالت میں روح عالم غیب کی چیزوں کو دیکھتی ہے اور سنتی ہے، روح کبھی اللہ کا کلام سنتی ہے اور کبھی فرشتوں کا کلام سنتی ہے اور اس عالم کی چیزوں کو دیکھتی ہے اور یہ روحانی مشاہدہ کبھی اصل حقیقت کا ہوتا ہے اور کبھی صور مثالیہ کے ذریعہ ہوتا ہے جس سے آئندہ واقعات کی طرف بر رنگ تمثیل و تشبیہ اشارہ اور تنبیہ مقصود ہوتی ہے۔ جیسے یوسف علیہ السلام کو گیارہ ستارے سجدہ کرتے ہوئے دکھلائے گئے بر رنگ تمثیل آئندہ پیش آنے والے واقعہ سے آگاہ کر دیا گیا"

(معارف القرآن ج ۲ ص ۱۹۵)

نبی اور ولی کے خواب میں فرق چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں سے بالکل معصوم ہوتے ہیں۔ لہذا ان کا خواب وحی قطعی اور غلطیوں سے مبرا ہوتا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کے بارے میں خواب دیکھنا۔

اور اولیاء حضرات چونکہ معصوم نہیں ہوتے اس لئے ان کے خواب کی حیثیت ان کی ولایت کے مطابق ہوگی جس درجہ کی ولایت ہوگی اسی کے مطابق خواب کی سچائی اور درستگی ہوگی

خواب کے آداب خواب ایسے شخص کے سامنے بیان نہ کرنا چاہئے جو اس کا خیر خواہ اور ہمدرد نہ ہو اور نہ ایسے شخص کے سامنے جو خواب کی تعبیر میں ماہر نہ ہو۔ حدیث میں ہے کہ:۔

"خواب کو اپنے محب سے بیان کرو، اور اگر برا خواب دیکھو تو شیطان کی طرف سے سمجھو پس اس کی برائی سے پناہ مانگو اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرو تو اس کی مضرت سے بچ جاؤ گے" (بخاری و مسلم)

جو شخص کوئی برا خواب دیکھے تو جس کروٹ پر ہو وہ کروٹ بدل دے اور بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور اس خواب کی برائی سے اللہ سے پناہ طلب کرے، یعنی اس طرح کہے اللّٰھم انی اعوذ بک من شر ھذہ الرؤیا۔ اور کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کرے۔

جس خواب میں کوئی بات تکلیف و معصیت کی نظر آئے وہ کسی سے بیان نہ کرے یہ ممانعت محض شفقت اور ہمدردی کی بنا پر ہے شرعاً حرام نہیں۔

جھوٹا خواب بیان کرنے کا گناہ

حضرت ابو الاسقع واثلہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بڑا بہتان ہے کہ آدمی اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا باپ بنائے یا وہ بات کہے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی (یعنی جھوٹا خواب) یا ایسی بات کہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی (یعنی حدیث گھڑ کر) (بخاری)

بقیہ:۔ مولانا ندوی

جو حق و ہدایت کے رہبر ہوں، جو حکمت شناس مصلحت بین، حقیقت پسند اور قیاس و استخراج و استنباط کے اصولوں پر حاوی ہوں۔ جو خوف و خشیت و للہیت کی نعمت سے بہرہ مند ہوں۔ جو اصحاب حل و عقد و اولی الامر کی فہرست میں آتے ہوں اور جن کے ایک ایک فرد کے بارے میں گمان تک نہ ہو کہ وہ جھوٹ، سازش، غلط بیانی پر اتفاق کر لیں گے یہ "اجماع امت" اسلام اور مسلمانوں کی ضرورت و مصالح پر مبنی ہوگا۔ اور منجملہ شریعت اسلامیہ کے مآخذ میں سمجھا جائے گا۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"میری امت کذب بیانی پر متفق نہیں ہو سکتی میری امت ضلالت و گمراہی پر اتفاق نہیں کر سکتی"

آپ کے مسائل

واجبات ادا کیے بغیر مر جانا

مسز رشیدہ ——— فیڈرل بی ایریا کراچی

س:۔ ایک صاحب نے اپنے مالک مکان کو کافی تنگ کرنے کے بعد ایک خطیر رقم لیکر مکان خالی کیا گیس اور بجلی کے چارجز جو کہ ان کو دینا چاہیئے تھے اس کا انہوں نے وعدہ کیا کہ جب بل آئیں تو ان کو بھیج دیئے جائیں وہ خود جمع کرا دیں گے، چنانچہ جب دونوں بل آئے تو مالک مکان نے اپنے سابقہ کرائے دار کو بھیج دیئے، ان بلوں کی رقم چار سو بائیس روپے تھی۔ تاریخ گذر جانے کے بعد سابقہ کرائے دار نے کہلا بھیجا کہ بل جمع نہیں ہو سکے۔ اگلے ماہ جمع کرا دیں گے لیکن دوسرے مہینے میں بھی اس شخص نے بل جمع نہیں کرائے۔ مجبوراً مالک مکان نے خود بل جمع کرا دیئے ورنہ کنکشن کٹ جاتے۔ سابقہ کرائے دار صاحب حیثیت آدمی ہیں بلکہ اپنے وقت کے نواب ہیں، نمازی اور بظاہر پرہیزگار بھی ہیں لیکن آج تک وعدے اور قاعدے کے مطابق گیس اور بجلی کے بلوں کی رقم ادا نہیں کی، سوال یہ ہے کہ اگر ان صاحب کا خدانخواستہ انتقال ہو جائے تو بتایئے کہ خدا تعالیٰ کے یہاں کوئی باز پرس ہوگی۔

ج:۔ کرائے دار کا رقم لیکر مکان خالی کرنا صحیح نہیں۔ جو رقم لی گئی وہ رشوت کے حکم میں ہے اور نواب صاحب اگر واجبات ادا کیے بغیر مر گئے تو باز پرس کا ہونا تو ظاہر ہے۔ البتہ اگر کسی کا مرنے کا پروگرام ہی نہ ہو تو اس کو مرنے کے بعد باز پرس کا خوف دلانا بے سود ہے۔

پراویڈنٹ فنڈ کی شرعی حیثیت

محمد انور ——— کراچی

س:۔ پراویڈنٹ فنڈ کی شرع میں کیا حیثیت ہے؟

ج:۔ مفتی محمد شفیعؒ کا فتویٰ ہے کہ پراویڈنٹ فنڈ لینا جائز ہے۔

س:۔ میں نماز ادا کرتا ہوں لیکن اوقات دل مطمئن نہیں ہوتا طرح طرح کے خیالات آتے ہیں حالانکہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرتا ہوں کہ نماز خشوع و خضوع سے ادا کروں لیکن کامیاب نہیں ہو پاتا۔

ج:۔ اس کے لئے وظیفہ کی ضرورت نہیں اپنی ہمت سے نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کی طرف متوجہ رہیئے پھر غیر اختیاری جو خیالات آتے ہیں ان کی پروا نہ کیجئے۔

عورت کا ننگے سر وضو

محمد آفاق ——— کراچی

س:۔ ہمارے پڑوس کی ایک عورت ننگے سر وضو کر رہی تھی میری والدہ نے کہا کہ ننگے سر عورت کا وضو نہیں ہوتا۔ کیا یہ صحیح ہے!

ج:۔ عورت کا وضو ننگے سر بھی ہو جاتا ہے، نامحرم کے سامنے سر کھولنا حرام ہے۔

س:۔ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ قبروں کو اونچا نہیں کرنا چاہیئے ان کو زمین کے برابر کر دینا چاہیئے کیا یہ صحیح ہے۔

ج:۔ صحیح ہے حدیث میں ہے قبر ایک بالشت اونچی ہونی چاہیئے۔

س:۔ کئی جگہ پر کچھ بزرگوں کے مزار بنائے جاتے ہیں (آج کل تو بعض نقلی بھی بن رہے ہیں) اور ان پر ہر سال عرس ہوتے ہیں چادریں چڑھائی جاتی ہیں ان سے منتیں مانگی جاتی ہیں۔ یہ کہاں تک صحیح ہے

ج:۔ یہ بالکل ناجائز اور حرام ہے۔

گورنمنٹ کی گاڑی کا استعمال

س:۔ ہمارے والد کو حکومت کی طرف سے گاڑی ملی ہوئی ہے جو ان کو دفتر لے جاتی ہے اور واپس گھر چھوڑ دیتی ہے لیکن اکثر و بیشتر وہ واپس آ کر گھر والوں کو بازار سے خریداری کے لئے لے جاتے ہیں۔ یا چھٹی کے دن گاڑی منگوا لیتے ہیں کیا وہ سامان جو خرید کر لائیں گے حرام ہوگا۔

ج:۔ اگر گورنمنٹ کی طرف سے اجازت نہیں تو اس گاڑی کا استعمال کرنا جائز نہیں مگر خریدا ہوا سامان حرام نہیں ہوگا۔

نمازوں سے پہلے نوافل پڑھنا

محمد شاکر انصاری ——— کراچی

س:۔ نماز فجر، ظہر اور عصر سے پہلے دو رکعات نماز نفل استغفار اور دو رکعت نماز نفل شکرانہ روزانہ پڑھنا جائز ہے یا نماز کے بعد پڑھے۔

ج:۔ ظہر اور عصر سے پہلے پڑھنے میں تو کوئی اشکال نہیں فجر سے پہلے اور صبح صادق کے بعد سوائے فجر کی دو سنتوں کے اور نوافل پڑھنا درست نہیں۔

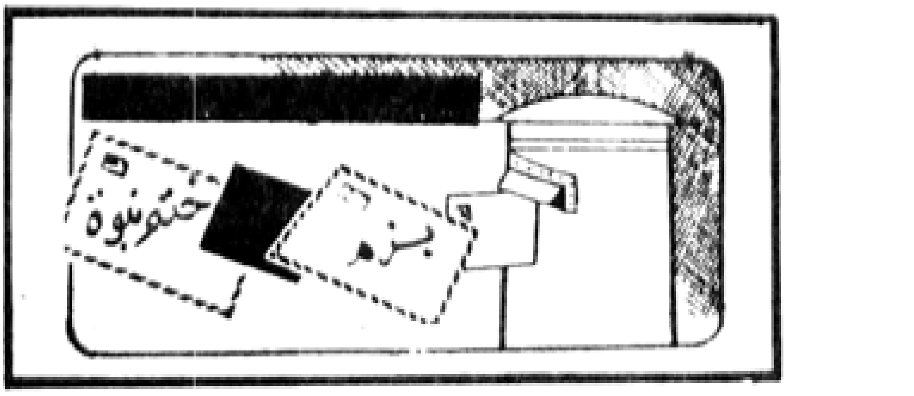

پرچے کی قیمت بے قیمت معلوم ہوتی ہے

جب سے ہم نے ہفت روزہ ختم نبوت کا باقاعدہ مطالعہ شروع کیا اور ختم نبوت کے مبلغین کی روح افزا تقریریں سنیں تو یقین جانئے ہمارے سوتے ہوئے جذبات میں تلاطم برپا ہوگیا اور خداوند قدوس نے ہمیں ختم نبوت کے کام کے لئے قبول فرمایا۔ یہی نہیں بلکہ ختم نبوت یوتھ فورس کے ایک قابل اعتبار عہدے پر قبول فرمایا۔ اتنی عزت صرف اور صرف اس عزت والے کے صدقے میں ملی ہے جس کے لئے میرے پروردگار نے ہمیں قبول فرمایا آپ کی دعاؤں سے اب ہم اس مسئلہ پر اتنا آگے نکل چکے ہیں کہ اب واپسی کا تصور بھی نہیں کر سکتے، اب تو بس آپکی مزید دعاؤں کی ضرورت ہے اور آپ کا رسالہ باقاعدہ سے مل رہا ہے ہم خود پڑھکر دوسرے دوستوں تک پہنچا دیتے ہیں، رسالے کی خوبصورتی دیکھ کر اس کی قیمت بے قیمت سی معلوم ہوتی ہے باقی ہماری دعا ہے، اس رسالے کو خداوند قدوس اور ترقی عطا فرمائے، آمین۔

(محمد حنیف آرائیں، کنری)

ڈیرہ غازیخان میں مرزائیت کا اڈہ،

حکام کے نام ایک درخواست،

مودبانہ التماس ہے کہ اس سے قبل دو لیٹر بذریعہ رجسٹرڈ جناب ڈپٹی کمشنر حبیب الرحمٰن صاحب کو روانہ کرچکا ہوں مگر جواب واپسی ندارد، پہلا خط مورخہ ۱۲-۱-۸۶ رجسٹرڈ رسید نمبر ۳۰۳ اور دوسرا لیٹر مورخہ ۲۶-۱-۸۶ رجسٹرڈ رسید نمبر ۹۳۲ روانہ کیا گیا تھا مگر جواب نہ آیا ہے۔ اب پھر میں اپیل کرتا ہوں کہ، میری ان درخواستوں پر غور کیا جائے اور مناسب کاروائی عمل میں لائی جائے آپکی عین نوازش ہوگی۔

مختصر عرضداشت مندرجہ ذیل ہے

سرعلی حید بلاک کے مکان نمبرا نے بنام سنٹر کے نام سے ایک ادارہ کھولا ہوا ہے جو کہ مرزائی اوائے کی ایک خاتون ہیں اس کے ساتھ ساتھ مرزائیت کی زبردست نشرواشاعت کی جارہی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے جب کہ غیرمسلم ہونے کے باوجود ان کو کھلی چھٹی دی جارہی ہے۔ اور اس لئے آپ کو آگاہ کیا جارہا ہے۔ مسلمانوں کے حکمران بحیثیت مسلمان ہونے کے نئی الفرقة کے دشمنوں کے ساتھ دوستی اور ہمدردی کرنا کیا صحیح ہے، قرآن مجید تو اس کی نفی کرتا ہے۔ برائے مہربانی انہیں تبلیغ مرزائیت کا اڈہ بند کرانے کا حکم صادر کیا جائے جناب کی نوازش ہوگی۔

محمد شفیق انجم۔ ڈیرہ غازیخان

حافظ ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر

عالمی جریدہ ہفت روزہ "ختم نبوت" اکثر احباب افضل حق لائبریری ظاہر پیر ضلع رحیم یارخان ارسال کرتے رہتے ہیں، رسالہ کا ظاہری حسن اور باطنی خدمات ملاحظہ کرکے واللہ العظیم اس قدر خوشی ہوئی ہے جو کہ بیان سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو مزید ہمت قوت اور دینی جذبہ صادق سے نوازیں آمین۔ اکثر سوچتا ہوں کہ ہفت روزہ ختم نبوت کا ظاہری دبدبہ بھی مرزائیوں کی قوت برداشت سے باہر ہے پھر وہ اس کے صفحات میں صداقت پر مبنی مدلل مضامین پڑھنے کا حوصلہ کب کر سکتے ہوں گے جس کی ایک ایک سطر دلائل کے ایٹم بم سے ان کو واسطہ پڑتا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ارشاد احمد دیوبندی عفا اللہ عنہٗ

بینک دولت پاکستان اور ایک مرزائی!!

میں ایک گنہگار مسلمان ہوں اور خدا کی بارگاہ سے اپنی شفاعت کا امیدوار ہوں۔ میں نے دشمن اسلام مسمی مظہر الدین ولد محمد یوسف مسن سکنہ گگار مسن جو خود کو مسلمان غلط طریقے سے ظاہر کرکے بنک دولت پاکستان کراچی میں بھرتی ہوگئے۔ مذکورہ شخص خاندانی قادیانی ہے۔ مئی ۸۴ء سے میں نے اس کے خلاف نامے پر اعتراضات بنک دولت کو لکھکر بھیجے۔ افسران بنک ٹال مٹول کرتے رہے۔ بالآخر انہوں نے اس کے مذہب کی تصدیق کی خاطر چٹھی ڈپٹی کمشنر لاڑکانہ کو بھیجدی۔ ڈی سی لاڑکانہ نے اپنے مراسلہ نمبر ۱۱ مورخہ ۸۶-۱-۷ میں بنک دولت کو جواباً لکھا کہ مذکورہ شخص قادیانی ہے اب ہو سکتا ہے کہ افسران بنک دولت اس کے خلاف قدم اٹھانے میں اجتناب کریں۔ اس دینی معاملے میں بحیثیت مسلمان کے آپ میرا ہاتھ بٹائیں اور چیف جسٹس جناب ظفر محمد خان وکیل آفس کراچی سے پوچھیں کہ انہوں نے ڈی سی لاڑکانہ کے فیصلے کے مطابق کیا اقدامات کئے ہیں۔ قادیانی گاریں گوٹھ میں قادیانی انجمن کا سرگرم رکن ہے اور جماعت قادیانی گاریں کے صدر کا قریبی رشتہ دار ہے۔

(ایک صاحب)

زبیر احمد گونڈوی دارالعلوم دیوبند انڈیا

رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل دیکھکر انتہائی خوشی و مسرت ہوئی۔ اس دور پر فتن میں فتنہ قادیانیت کے استیصال کا جو عزم فرمایا ہے اور خدمت اسلام کی جو اہم ذمہ داری کا بیڑا آپ نے اٹھایا ہے وہ قابل تحسین اور

صد مبارک ہے۔ اللہ آپ کے اس مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر پایہ تکمیل کو پہنچائے۔ (آمین)

رسالہ کے مضامین کی ترتیب اور تحقیقی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل مؤثر رسالہ آپ حضرات کی عرق ریزی کا ثمرہ ہے۔ اور حالات کے پیش نظر نہایت ہی مفید و مستحسن ہے اور امت کو فتنہ قادیانیت سے پورے طور پر آگاہی پہنچے۔ والسلام دعا ہے کہ اللہ روز ترقیات سے نوازے اور مقصد میں بھرپور کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین۔

(زبیر احمد گڑھوی دارجدید۔ دارالعلوم دیوبند)

گذشتہ دنوں مرزائی آرگن اخبار امن

میں مضمون شائع ہوا۔

مضمون نگار لکھتا ہے کہ:

مجھے معذرت کے ساتھ یہ کہنے دیجئے کہ ہمارے علماء کرام اس فتنے قادیانیت کا سائنٹیفک طریقہ پر مقابلہ کرنے کی بجائے گالی گلوچ سب وشتم اور الزام تراشی کے حربے استعمال کئے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ قادیانی کلمہ طیبہ کا بیج لگانے یا لکھنے کے الزام میں جیل خانوں میں ڈالدیئے گئے۔ بیسوں کو زخمی کر دیا۔ درجن کے قریب قادیانیوں کو قتل کیا گیا۔

میں کہتا ہوں کہ کیا ان مرتد مرزائیوں کو اس لئے کلمہ طیبہ پڑھنے کی اجازت دی جائے کہ وہ کلمہ طیبہ کو لیٹرین کے دروازوں پر لکھیں۔ اپنے ناپاک وجود پر لکھیں یا کاغذ پر لکھا ہوا کلمہ طیبہ پھاڑ کر پیروں میں پھینک دیں باقی رہا ان کو جیل خانوں میں ڈالدیا۔ اگر کوئی شخص حکومت کے خلاف پروپیگنڈہ کرتا ہے تو اسے جیل میں ڈال دیا جاتا ہے یہ تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ان کے منصب کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں آگے لکھتا ہے کہ: حکمت اور موعظہ حسنہ پیار اور محبت کے ساتھ قادیانیوں کو اپنے قریب لایا جائے کیا یہ مرزائی مسلمانوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں کہ ان کو قریب لایا جائے۔ منزل گاہ میں بم کس نے مارے۔ حضرت مولانا محمد اسلم قریشی کو اغواء اور شہید کس نے کیا۔ میر پور خاص میں جان محمد کو کس نے شہید کیا مولانا اللہ یار ارشد کو کس نے زدوکوب کیا کیا ان مرزائیوں کو اس لئے قریب لایا جائے کہ یہ مسلمانوں کو قتل اغوا کرتے رہیں نہیں ہرگز نہیں یہ مرزائی تو پکے کافر ہیں۔ لیکن جو شخص مرزائیت نوازی کرے گا اسے بھی اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔

آگے لکھتا ہے کہ:

یہ سب حقائق اشتعال انگیزی پیدا کرنے کے لئے نہیں بلکہ ٹھنڈے دل سے سوچنے اور غور وفکر کے لئے لکھے گئے ہیں۔

کیا یہ اشتعال انگیزی پیدا کرنے کے لئے نہیں لکھے گئے تو پھر کس لئے لکھے گئے ہیں؟ کیا ان مسلمانوں کو علم نہیں ہے کہ قادیانی غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

آگے لکھتا ہے کہ اس طرح ساری جدوجہد کا نتیجہ صفر کی شکل میں سامنے آرہا ہے وہ اس طرح کہ ابھی تک قادیانیوں کی طرف سے اس آرڈیننس کو دل سے قبول نہیں کیا گیا۔

میں جناب ضیاء الحق صاحب اور محمد خان جونیجو سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ ان مرزائیوں کے منہ سے سن لیجئے کہ یہ آپ کے جاری کردہ آرڈیننس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

امتیاز علی بورچ شمس آباد سکھر

مجلس کے مبلغین کا اجلاس ملتان میں ہوگا،

ملتان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے کہا ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مبلغین کا سہ روزہ اجلاس ۹، ۱۰، ۱۱ مارچ کو دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان میں منعقد ہو رہا ہے۔ مبلغین حضرات کو اطلاعات پہنچا دی گئی ہیں۔

چھپتے چھپتے

سکھر کیس ــــ دو کو سزائے موت

صدر مملکت نے سزائے موت کی توثیق کر دی ہے۔

کراچی صدر پاکستان نے خصوصی فوجی عدالت کی جانب سے ۲ افراد نثار احمد اور رفیع احمد کو دی جانے والی موت کی سزا کی توثیق کر دی ہے ملزمان گذشتہ سال مئی میں سکھر کی ایک مسجد میں بم پھینکنے میں ملوث تھے جس کے نتیجہ میں ۲ نمازی شہید اور ۱۱ زخمی ہوگئے تھے خصوصی فوجی عدالت نے کل ۷ افراد کے خلاف مقدمہ چلایا تھا جن میں سے ۲ کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا اور ۵ کو بری کر دیا گیا تھا۔

انسانیت کو نئی نبوت کی ضرورت نہیں ہے

تحریر: مولانا علاؤالدین ندوی

پنجم:- خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد انسانیت ذہنی، فکری، عقلی حیثیت سے رجولیت و پختگی کے مقام پر فائز ہوئی صدیوں کے محدود تنگ دائرہ سے نکل کر آفاقیت سے روشناس ہوئی۔ اس نے کائنات کی وسعتوں کا مطالعہ کیا۔ اور اس کی نعمتوں سے خوشہ چینی کی۔ تمدن و علم کا خزینہ و ذخیرہ لے کر انسانی تاریخ کو ترقی و بام عروج کی راہ دکھائی۔ اور پہلی بار اقبالؒ کے الفاظ میں "جہانگیری، جہان داری، جہان بانی، جہان آرائی" کا صحیح سبق سیکھا۔ اب اس ذہنی و فکری پختگی و توانائی (جو صرف ختم نبوت کی رہین منت ہے) کے بعد نئی نبوت یا ظلی و بروزی، نبوت کا دروازہ وا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ —— یہی نہیں کہ "عقیدہ ختم نبوت" سے انسانی کمالات اور اس کی مخفی صلاحیتوں پر چار چاند لگ گئے، بلکہ نبوت و نئی شریعت کے سارے جدید دروازوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دینے میں یہ حکمت و مصلحت بھی پوشیدہ ہے کہ انسان کی ساری قابلیتوں کے اسباب مہیا کر کے اس کی لیاقت و صلاحیت اس کی ذہانت و ذکاوت اور اس کی خود اعتمادی و خود ارادی پر اعتماد بھی کیا گیا۔ اور اس کے لئے کائنات کو مسخر کر کے اس کے وسائل و ذرائع مہیا کر کے اسے وہ مقام اعزاز بخشا گیا جس سے گزشتہ انبیاء کی امتیں محروم رہیں۔ ارشاد خداوندی ہے

"وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندہ (محمدؐ) کو شب کے وقت مسجد حرام (یعنی مسجد کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) جس کے گردا گرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں لے گیا۔ تاکہ ہم ان کو اپنے عجائبات قدرت دکھلادیں"۔ بنی اسرائیل

نیز فرمایا:-

ہم عنقریب ان کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں ان کے گردونواح میں بھی دکھلا دیں گے۔ اور خود ان کی ذات میں بھی۔ یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائیگا کہ وہ قرآن حق ہے" (فصلت ۵۳)

ششم:- سابقہ امتوں میں جھوٹے مدعیانِ نبوت کی کثرت عقیدہ و ایمان اور دینی وحدت و شیرازہ بندی کے لئے زبردست خطرہ بنی رہی اسی طرح کی جسارت و ذہنی طبع آزمائی نے ان میں تحریف و انحراف و کج روی کے دروازے کھول دیئے —— یہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت و شفقت ہوئی کہ اس نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم نبوت کے خلعتِ فاخرہ سے سرفراز فرمایا۔ جو صرف آپ ہی کے لئے مخصوص تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹے متنبیوں کے طرزِ عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"تم سے پہلے قوم بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہو گذرے ہیں جو "مکالمۂ خداوندی" کا دعویٰ کرتے تھے باوجود یکہ وہ نبی نہیں تھے۔" (بخاری)

ہفتم:- اس دین کی روح و مزاج اس بات کی متقاضی ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامیؐ کے بعد بساطِ نبوت کو ہمیشہ ہی کے لئے لپیٹ دیا جاتا کیونکہ اس دین کی خصوصیات ہی میں خدا پرستی و خدا ترسی، ختم نبوت کی ہمہ صفت جامعیت و کاملیت، وسعت و ہمہ گیری، حقائق پسندی و ثابت قدمی، استقلال و اعتدال کے اوصاف شامل ہیں۔ یہ دین ایک ایسا جامع نظام فکر و عمل ہے جو عقائد و ایمانیات، شریعت و قوانین، اخلاق و آداب معاشرہ و اقتصادیات، تمدن و سیاسیات کے تمام شعبوں کو محیط ہے۔ جو بذات خود ایک لافانی طاقت ہے۔ جو کسی اور (جاہلی) قوت پر انحصار نہیں کر سکتا —— جس میں نہ کوئی شے زائد ہے نہ فاضل، جس میں نہ کسی قسم کا نقص ہے نہ خامی، جو نہ تو رجعت پسندی کا قائل ہے نہ ہی شتر بے مہار ہونا جانتا ہے جو نہ تو افراط و تفریط کا خوگر ہے۔ نہ محدود انسانی (طفلانہ) تصورات سے آشنا۔ جو نہ جاہلیت کے ساتھ مداہنت و مفاہمت کر سکتا ہے نہ باطل قوت کے سامنے گھٹنے ٹیک سکتا ہے —— بلکہ جس کی سرشت میں فولاد کی قوت اور پہاڑ کی صلابت ہے

جس میں ریشم کی لطافت اور موجوں کی تند جولانیاں ہیں۔ جس میں اعتدال و توازن بھی ہے اور فکر انگیزی و خیال افروزی بھی، جس کے رگ و پے میں جذبِ شوق بھی ہے اور مستیٔ کردار بھی۔ جو زندگی کے رواں دواں قافلے کے ساتھ بھی ہے۔ اور اس کا نقیب و علمبردار بھی۔ جس میں لچک بھی ہے اور زور و قوت بھی جس کی فطرت میں صالح تغیر پذیری بھی ہے اور ناقابل تسخیر قوت بھی۔ اور جو ایک زندہ و جاوید لافانی دین بخش دین ہے۔ جس کی دائمی تکمیل سید الانبیاء خاتم الادیان صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کر دی گئی۔ — اس کے بعد کسی بالشتہ کی یہ جرأت کہ اس میں رخنہ پیدا کرے جنون و ہوس نہیں تو اور کیا ہے۔؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

"سو تم یکسو ہو کر اپنا رُخ اس دین کی طرف رکھو اللہ کی دی ہوئی قابلیت کا اتباع کرو۔ جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کی ہوئی چیز کو جس پر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا ہے۔ بدلنا نہ چاہئے۔ بس سیدھا دین یہی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (الروم ۳۰)

نیز فرمایا:۔

"تمہارا (سب کا) وہ رب ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب بناوٹ عطا فرمائی۔ پھر رہنمائی فرمائی۔" (طٰہٰ ۵۰)

نیز فرمایا:۔

"اور اللہ کے نزدیک ہر شے ایک خاص انداز سے مقرر ہے" (الرعد ۸)

نیز فرمایا:۔

"اور ہم نے آپ پر قرآن اتارا ہے کہ تمام (دین کی) باتوں کا بیان کرنے والا ہے۔ اور (خاص) مسلمانوں کے واسطے بڑی ہدایت اور بڑی رحمت اور خوشخبری سنانے والا ہے۔ (النحل ۸۹)

ھشتم:۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو نماز اور قرآن کی دو ایسی نعمتیں دے دیتا ہے جو خلوت و جلوت میں خدا سے ہمکلام ہونے کا ذریعہ ہیں ملکران کے لئے "مکالمات الٰہیہ" کی اصطلاح زیادہ موزوں ہے۔ نماز و قرآن مخلوق کو خالق سے عبد کو معبود سے محبت و خوف و رجا کے جذبہ سے ملاتے، گہرے ربط پیدا کرتے، اور اس کی قربت و ولایت سے سرفراز کرتے ہیں، عبادت و استقامت کا قوی جذبہ پیدا کرتے اور حیات افروزی و خیر پسندی کی فضاء مہیا کرتے ہیں۔ ان دونوں نعمتوں کا وجود و بقا، خود امت مسلمہ کو ہر طرح کی نبوت و وحی سے بے نیاز کر دینے والی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں نماز کا حکم دیتا ہے۔ لہٰذا جس وقت تم نماز پڑھ رہے ہو تو ادھر اُدھر متوجہ نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنا رخ نماز میں بندے کے چہرے پر نصب کر دیتا ہے، جب تک وہ ادھر ادھر متوجہ نہ ہو"۔ (احمد، ترمذی)

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

"اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگایا کرو اور خاموش رہا کرو، امید ہے کہ تم پر رحمت ہو"۔ (الاعراف ۲۰۴)

نہم:۔ اصلاح و تجدید کی کوششوں اور دعوت و عزیمت کی راہ میں قربانیوں کی تاریخ اس امت کی کتاب زیست میں ایسا درخشاں باب ہے جہاں مجددین و مصلحین، دعاۃ الی اللہ اور مجاہدین فی سبیل اللہ کے کارنامے اس تاریخ کی امانت ہیں جنہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ہر دور میں انجام دیا۔ جو اللہ کے راستے میں ڈٹ گئے تو کوئی طاقت انہیں ہٹا نہ سکی۔ جنہوں نے کوئی دقیقہ۔ کوئی رخنہ، کوئی فساد، کوئی شگاف ایسا نہیں چھوڑا۔ جس کو پاٹنے کے لئے وہ اٹھ نہ کھڑے ہوتے ہوں، باطل کا ہر وار ان کے مقابلہ میں بے کار گیا۔ ہر زمانہ میں انہوں نے طاغوتی طاقتوں سے پنجہ آزمائی کی۔ ان کی کلائی مروڑ دی بلکہ ضرورت پڑی تو توڑ بھی دی۔ اور تاریخ کو صحیح سمت عطا کی۔ علامہ اقبال کہتے ہیں ؎

اس دریا سے اٹھتی ہے وہ موج تند جولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہہ و بالا

ان اصلاحی کوششوں کے نتیجہ میں ہمیشہ ہدایت کی قندیلیں فروزاں رہیں۔ کوئی آندھی اور طوفان انہیں بجھا نہ سکا۔ اسلامی روح و تڑپ دلوں میں بیدار رہی۔ کبھی بھی عالم اسلام کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تاریکی کا دور دورہ نہ ہو سکا ان مجددین کی اولو العزمانہ قربانیوں و جہد مسلسل نے کبھی بھی اسلامی عقیدہ پر غبار نہ پڑنے دیا۔ یہ ہر طرح کی اندرونی و بیرونی سازشوں کے لئے پہاڑ بن گئے، ہر طرح کے فکری یلغار کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے گئے۔ اور امت کی کشتی کو ہمیشہ منجدھار سے نکال کر ساحل مراد تک پہنچاتے رہے۔ اور ان میں نیا جوش و جذبہ، نئی حرارت و قوت کی چنگاری کو ہوا دیتے رہے۔ زبان رسالت و ختم نبوت گہر بار ہوئی۔ فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے سرے پر ایک ایسے شخص کو بھیجتا رہیگا جو دین کی تجدید کا کام سرانجام دے"۔ (ابوداؤد)

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا۔ اس میں سچے اترے۔ پھر بعض تو ان میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ اور بعض ان میں مشتاق ہیں۔ اور انہوں نے ذرا تغیر و تبدل نہیں کیا۔ (الاحزاب ۲۳)"

دھم:۔ "اجماع امت" یا "اتفاق جمہور علماء" دین کے مقاصد و مصالح کی تکمیل کے لئے ایسا عظیم مرجع الصدر ہے جس سے ہر طرح کا جائزہ لیا جا سکتا ہے اور اسے تشریع و قانون سازی کے مقصد و ضرورت کے میدان میں قطعیت کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے ——— لیکن یہ ان علماء کی ذمہ داری ہے جنہیں علم و عرفان سے حصۂ وافر ملا ہو،

باقی صفحہ ۱۲ پر

آٹو موبائیل کارپوریشن
سنسنی خیز انکشافات

رپورٹ - آئی - ایچ - حقانی

میں آپ کے موقر جریدہ کی وساطت سے ملک کے ایک اہم ترین "صنعتی ادارہ" کے سربراہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یہ ادارہ پاکستان آٹو موبائیل کارپوریشن (PACO) ہے اور اس کے سربراہ کا نام کنور ادریس ہے جو ایک پکا "قادیانی" ہے اور اس کا تعلق ربوہ سے براہ راست ہے۔ ایک اتنے اہم ادارہ کا سربراہ ایک مرتد کو بنایا گیا ہے جو ہر مسلمان کے لئے سخت تشویش کا باعث ہے۔

یہ بات ہر ایک پر عیاں ہے کہ قادیانی اسلامی جمہوریہ پاکستان پر یقین نہیں رکھتے ہیں اور وہ ہر قیمت پر پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں۔

PACO ایک اہم صنعتی ادارہ ہے اور یہ اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ یہ ادارہ اسٹیل ملز اور ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا کی طرح ہی اہم ہے۔

PACO کے زیر تحت تقریباً ۱۲ صنعتی ادارے چل رہے ہیں ان سب کا تعلق آٹو موبائیل سے ہے۔ اور آٹو موبائیل کے شعبہ کو کسی بھی ملک میں ایک نمایاں صنعت کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ PACO کے زیر انتظام چلنے والے اداروں میں پاک سوزوکی، سندھ انجنیئرنگ، الغازی ٹریکٹرز، ری پبلک انجنیئرنگ، نیشنل موٹرز، بولان کاسٹنگ، نیا دور موٹرز، حیک ٹرک، بیلا آٹوز، ٹریلر ڈیویلپمنٹ کارپوریشن آف پاکستان جیسے ادارے شامل ہیں جو ملک کی صنعتی ترقی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں پاکستان کو ایک خوشحال اور اقتصادی طور سے آزاد رکھنے میں یہ تمام ادارے ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

مگر اس قوم کی یہ بدنصیبی ہے کہ PACO کا سربراہ قادیانی کنور ادریس کو بنایا گیا ہے۔ یہ شخص صرف CSP افسر ہے اس کو اتنے اہم ادارہ کا سربراہ کیوں بنایا گیا ہے کنور ادریس ہر طریقے سے اس ادارہ PACO کو تباہ کرنے کی پوری کوشش کرے گا اور اس نے اس پر عملدرآمد شروع بھی کر دیا ہے فی الحال PACO کے زیر اہتمام چلنے والے اکثر ادارہ پرزہ جوڑ انڈسٹری کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ یہ ادارہ ۸۰٪ صنعتی پرزہ خود بنانا شروع کر دیں گے۔

مگر کنور ادریس کیونکہ اس ملک کو اقتصادی طور سے خوشحال دیکھنا نہیں چاہتا ہے اس لئے اس کی کوشش یہی ہے کہ یہ ادارہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکے۔ PACO نے ابھی تک کوئی منصوبہ بندی نہیں کی ہے کہ کتنے عرصہ میں یہ ادارہ مکمل طور پر تمام پرزہ جات کب تک بنا لیں گے۔

کنور ادریس کا منصوبہ یہ ہے کہ جیسے ہی کوئی ادارہ اس قابل ہو جائے کہ وہ پرزہ مکمل طور پر پاکستان میں ہی بن جائے۔ کنور ادریس پرنسپل کمپنی سے کہہ کر درآمد شدہ پرزہ جات کی قیمت کم کروا دیں گے اور یہ ثابت کریں گے کہ اگر ملک میں یہ پرزہ بنے گا تو مہنگا ہوگا اس لئے بہتر ہوگا کہ اس کو باہر سے ہی منگوایا جائے۔ اس طرح سے ہماری صنعت ترقی نہ کر سکے گی۔

جب سے کنور ادریس نے چارج لیا ہے انہوں نے کوئی حکمت عملی نہیں بنائی ہے۔ اور اگر کنور ادریس اس ادارہ کے سربراہ رہ گئے تو وہ پاکستان کی آٹو موبائیل صنعت کو ہر طرح سے نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے جب سے کنور ادریس نے PACO کا چارج لیا ہے، ہر وقت ان کے پاس قادیانی حضرات آتے رہتے ہیں اور ان سے مراعات حاصل کرتے رہتے ہیں۔

ان قادیانی حضرات کا دعویٰ ہے کہ اب PACO، قادیانیت کا گڑھ بنے گی۔ ربوہ میں یہ بات بھی برملا کہی جاتی ہے کہ ایم ایم احمد اور وقار احمد کے بعد ہمارا آدمی کنور ادریس ہمارے مقصد میں کامیابی حاصل کرے گا۔ کنور ادریس صاحب اب بھی ایم ایم احمد مرتد سے مشورہ لیتے رہتے ہیں۔

یہ وہی ایم ایم احمد ہے جس نے پاکستان پر غیر ملکی قرضوں کا دباؤ ڈالا اور اس ملک کی اقتصادی حالت کو تباہ کیا۔ اب ایم ایم احمد کے بعد کنور ادریس یہ کام انجام دے رہے ہیں۔

کنور ادریس کو PACO سے زیادہ شاہنواز موٹرز کے مفادات عزیز ہیں اور کنور ادریس کی یہ کوشش رہتی ہے کہ شاہنواز موٹرز کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جا سکے۔

مسلمانوں کا خزانہ مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف استعمال ہوگا

کیونکہ شاہنواز موٹرز والے قادیانی ہیں۔ اسی طرح سے یہ اسٹاک ایکسچینج کے لئے اپنے آدمیوں سے کمپنی کی حالت کی مخبری کرتے رہتے ہیں جو کارپوریٹ لا اتھارٹی کے قواعد کے خلاف ہے۔

کنور ادریس ہر ممکن طریقے سے قادیانیت کو فائدہ پہنچانے میں لگے ہوتے ہیں اس کی تازہ ترین مثال HINO TRUCK کی ہے اس HINO کی تشہیر کے لئے انہوں نے بشیر مرزا کی کمپنی کا انتخاب کیا۔ بشیر مرزا انہی کے مسلک کا آدمی ہے اور انتہائی عیاش اور ملک دشمن اسلام دشمن

پاکستان آٹوموبائیل کارپوریشن
قادیانیوں کے نرغے میں
قادیانی کمپنی شاہنواز موٹرز کی پانچوں انگلیاں گھی میں

ہے۔ بشیر مرزا نے اشتہار بنایا،

HINO COMESTO PAKISTAN'

اور اس اشتہار میں بشیر مرزا نے پاکستان کی پہچان کو PNSC بلڈنگ بنایا ہے۔

یہ بات ہر شخص اچھی طرح جانتا ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور اس کی بنیاد دو قومی نظریہ پر ہے۔ اس ملک کو اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا اور اسلام کی بالادستی کو قائم رکھنے کے لئے بنایا گیا تھا۔

کنور ادریس اور بشیر مرزا کے خیال میں پاکستان کی پہچان PNSC کی بلڈنگ ہے، اس اشتہار سے ان دونوں حضرات کی مکروہ اور خبیث ذہنیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

پاکستان کی پہچان مینار پاکستان واقع لاہور ہے۔ پاکستان کی پہچان بادشاہی مسجد لاہور ہے۔ اس اشتہار سے ہر محب وطن کے جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں۔

کنور ادریس ایک سرکاری ملازم ہے اور سرکاری ادارہ کا سربراہ ہے۔ پھر اس نے ایسی مذموم حرکت کیوں کی۔ جبکہ موجودہ حکومت ISLAMIS ATION کی بات کرتی ہے اور اسلام کی بالادستی کی بات کرتی ہے۔

کیا کنور ادریس جیسے افسر اسلام کی بالادستی قائم کر سکتے ہیں؟ یہ لمحۂ فکریہ ہے۔ کیا اس قسم کے قادیانی افسر ملک عزیز کی خدمت کر سکتے ہیں۔؟

میں آپ کے موقر جریدہ کی وساطت سے حکام اعلیٰ سے گزارش کروں گا کہ وہ فی الفور کنور ادریس کو اس عہدہ سے سبکدوش کر کے اس کو معطل کر دیا جائے کیونکہ اس شخص نے تھوڑے سے عرصہ میں قادیانیوں کے لئے کام شروع کر دیا ہے اور اپنے پاؤں جمانے شروع کر لئے ہیں اس ملک کی صنعتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ایسے عناصر کو مواقع ملنے چاہئیں جو مسلمان ہوں اور نظریہ پاکستان پر یقین رکھتے ہوں۔

اگر کنور ادریس PACO میں کچھ عرصہ کے لئے رہ گیا تو وہ تمام خالی اسامیوں اور کلیدی اسامیوں پر قادیانی حضرات کو لگا دے گا جو وطن عزیز سے پرخاش رکھتے ہیں۔

اسی طرح سے کنور ادریس تمام تجارتی اور اقتصادی کاموں پر قادیانی حضرات کو لگائے گا۔

اتنے بڑے صنعتی ادارہ کے سربراہ کی حیثیت سے وہ قادیانیوں کے لئے بہت اہم آدمی ثابت ہو رہا ہے۔ مرتد سر ظفر اللہ اور ایم ایم احمد جیسے لوگوں نے اس ملک کو جو نقصان پہنچایا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

یہاں پر یہ بھی واضح کر دوں کہ پنجاب کے غیور مسلمانوں نے ۱۹۷۴ء میں ختم نبوت کی اپیل پر شیزان جو قادیانیوں کا ادارہ ہے اس کا بائیکاٹ کر دیا تھا جس پر قادیانیوں نے پنجاب میں اپنا کاروبار بند کر دیا تھا اور کراچی میں شاہنواز موٹرز اور شیزان پر زور دیا تھا۔ اب کنور ادریس کے آجانے سے PACO کی وجہ سے کاروبار کے نئے مواقع ان قادیانی لوگوں کو میسر آگئے ہیں کیونکہ یہ مختلف کاروں، ٹریکٹر، ڈرسائیکل کی اقتباس کے کام شروع کر دیں گے، اور ایک بار قادیانی پنجاب میں پھر سے تجارتی طور سے مستحکم ہونا شروع ہو جائیں گے۔ قادیانی حضرات ڈیلرشپ حاصل کر چکے ہیں۔ ان قادیانیوں کو صرف اپنے منافع سے غرض ہے نہ کہ ملک کے اقتصادی استحکام سے ہے۔

کنور ادریس ان لوگوں کے ساتھ مل کر ملک کی آٹوموبائیل صنعت کو تباہ و برباد کر دے گا۔ کنور ادریس نے اپنے آدمیوں کو مختلف اداروں میں بھرتی کرنا شروع کر دیا ہے۔

آپ سب جانتے ہیں کہ ٹرک، ٹریکٹر اور ٹریلر زمینداروں کے لئے کتنی اہمیت کے حامل ہیں اور زرعی انقلاب میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں لیکن کنور ادریس کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہوگا۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ قبل اس کے کنور ادریس آٹوموبائیل انڈسٹری کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے سے پہلے تباہ کرے۔ کنور ادریس کو فی الفور سبکدوش کر دیا جائے۔ اور اس دور میں ہونے والے تمام تجارتی لین دین کی جانچ پڑتال کی جائے۔

مجھے امید ہے کہ میری آواز صدا بصحرا نہ ثابت ہوگی۔ ورنہ ہم غیور مسلمان نوجوان سڑکوں پر آئیں گے، PACO اور کنور ادریس کے خلاف مظاہرہ کریں گے۔ میری اعلیٰ حکام سے گزارش ہے اس مسئلہ پر فی الفور توجہ دیں۔

شکریہ۔

مجلس کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۹ مارچ کو ملتان میں ہوگا،

ملتان (نمائندہ خصوصی) مرشد العلماء تحریک ختم نبوت کے عالمی قائد اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے مجلس کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۹ مارچ کو ملتان میں طلب کیا ہے۔ اجلاس میں اہم امور زیر بحث آئیں گے تمام اراکین کو دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ مجلس کے اعلامیے میں تمام اراکین شوریٰ کو کہا گیا ہے کہ وہ ۱۹ مارچ کی صبح ملتان پہنچیں۔

سندھ میں نیا اسرائیل جنم لے رہا ہے

ڈاکٹر محمد سبطین لکھنوی

فرنگی سامراج نے سکھر کے مقام پر دریائے سندھ کے ڈیلٹا "نارا ڈھورا" کو "نارا کینال" کے عنوان سے جب ایک نہر کی صورت دے دی تو اسے موجودہ ضلع سانگھڑ کے بالائی علاقے جا کر دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اس تقسیم کے ایک حصے کو "مٹھراؤ کینال" اور دوسرے "جمڑاؤ کینال" کہتے ہیں۔ دریائے سندھ کے ڈیلٹا نارا ڈھورا میں پانی کی بہتات تھی۔ اور اس کے مشرقی کنارے پر "نبی سر، چیلہو، لوٹا، ناملی اور نیمڑ" جیسے عظیم تجارتی قصبات آباد تھے۔ ان قصبات کی آبادی کم تھی اس کے باوجود سندھ کی تجارت کا مرکز کہلاتے تھے۔ بمبئی، پونا اور گجرات کاٹھیاواڑ تک انہی قصبات کے راستے سندھ کا مال دساور کیا جاتا تھا۔ ۱۹۳۲ء میں میٹھراؤ کینال سے "نبی سر برانچ" نکالی گئی اور اس میں سے "نبی سر مائنر" "ساماڑو مائنر" "ڈاہمو مائنر" اور "کنری مائنر" نکال کر یہ علاقہ آباد کرنا شروع کر دیا۔ مدرسۃ الاسلام عمرکوٹ کے مہتمم اور جمعیۃ علماء تھرپارکر کے ناظم حضرت مولانا عزیز اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ماہنامہ سندھی جریدے "ماہنامہ قرآنی دعوت عمرکوٹ" اکتوبر ۱۹۸۳ء کے شمارے میں لکھتے ہیں "سکھر بیراج سے (مذکورہ بالا) نئی نہریں نکلنے کے بعد سندھ کی تاریخ نے ایک نئی کروٹ بدلی۔ جس سے "ارتداد" اور "کفر" کے جراثیم نمودار ہوئے۔ مثلاً قادیانیت، آریہ دھرم، عیسائیت اور سندھ کا مصنوعی پیچ واری بروزی صوفی ازم وغیرہ۔ عیسائیوں اور قادیانیوں نے "وفاتِ مسیحؑ" کے عنوان پر مناظرے شروع کر دیے۔ عمرکوٹ کے رئیس جناب قاضی محمود حسین مرحوم کی گزارش پر استاذ العلماء حضرت مولانا قرانی قدس سرہٗ العزیز نے سب سے پہلے سندھی زبان میں "مسئلہ حیاتِ مسیحؑ" پر نہ صرف ایک مفصل کتابچہ تحریر فرمایا بلکہ عیسائی پادری سردار خان کے ساتھ گوٹھ صوفی خان میں مناظرہ کر کے اسے شکست فاش دی۔ "ڈھورو نارو" ریلوے اسٹیشن کا ایک قادیانی اسٹیشن ماسٹر دن رات "وفاتِ مسیحؑ" کی تبلیغ میں مصروف رہتا تھا حضرت مولانا حبیب اللہ مرحوم نے اس قادیانی اسٹیشن ماسٹر کے ساتھ مناظرہ کر کے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لاجواب کر دیا۔ یہاں تو بات چل رہی تھی تھرپارکر کی قادیانی جاگیرداری کی۔ انگریز بہادر نے مختلف مائنر کے بتیس واٹر کورسوں پر ستر ہزار چھ سو اسی ایکڑ اراضی ایک انگریز مسٹر ڈینی کو بیس سال کے لیے ٹھیکے پر دے دی۔ مذکورہ بالا اراضی اس کی بیٹی "ڈینی" کے نام پر آج بھی ڈینی سرفارم کے نام سے مشہور ہے۔ تقریباً آٹھ ہزار آٹھ سو ایکڑ اراضی مرزا بشیر الدین نے تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے نام سے خرید لی اس اراضی کا نام رکھا "محمود آباد اسٹیٹ" اور "احمد آباد اسٹیٹ"۔ نفل چھبرو کے قریب مرزا غلام احمد قادیانی کے داماد نواب محمد علی قادیانی نے اپنی ذاتی اسٹیٹ خریدی۔ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی نے بھی اپنی اسٹیٹ سندھ گورنمنٹ سے خریدی۔ یہ اسٹیٹ غالباً ۱۹۵۲ء میں چوہدری حیات محمد باجوہ اور قاضی علی محمد ودس کے ہاتھ فروخت کر دی۔ یہ وہ دور تھا جب تحریک ختم نبوت چلائی گئی تھی۔ اس کے باوجود چوہدری ظفر اللہ خوفزدہ تھا۔ بعد ازاں تھرپارکر کے قریب سات ریلوے اسٹیشنوں کے ارد گرد قادیانی ریاستیں پھیلتی چلی گئیں۔ قادیانی جماعت کے نوجوانوں کی متبادل تنظیم "احمدیہ حقیقت پسند پارٹی" نے اپنے ایک کتابچے میں انکشاف کیا کہ

سندھ کی ارضِ پر اسرار

"سندھ کی اراضی ۱۹۳۲ء میں خریدی گئی۔ کل سودا پانچ لاکھ کا تھا۔ تیس ہزار شروع میں ادا ہوا۔ پچیس ہزار سالانہ کی قسط تھی۔ اور تیس ہزار کی ابتدا میں آمدن کا خیال تھا۔ یہ وہ عظیم الشان ریزرو جائیداد ہے۔ جس کے نام سے خلیفہ صاحب گزشتہ بائیس سال سے قوم کی جیبوں سے پیسہ نکلوا رہے ہیں۔ سندھ کی اراضی کی جو بھی قیمت ہو بہر حال اس پر قومی خزانہ کا صرف تیس ہزار روپیہ ہوا لیکن تحریک جدید کا کتنا روپیہ آج تک اس عظیم الشان جائیداد کی تعمیر میں صرف ہو چکا ہے جس کے سرپر ابد آباد کے لیے چندہ دینے والوں کا نام دنیا میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا بلکہ اشاعتِ اسلام کی عظیم الشان بنیاد ڈال دی جائے گی۔ خلیفہ صاحب نے حسبِ دستور اس کاروبار کو بھی جماعتی احتساب سے اس وقت تک باہر رکھا جب تک اس کے خون کا آخری قطرہ نہیں چوس لیا۔ تمام کاروباری اور تجارتی معاملات سے متعلق خلیفہ صاحب کی سوچی سمجھی تدبیر یہ ہے کہ پہلے وہ انہیں جماعت کے سامنے رکھے بغیر شروع کر دیتے ہیں۔ پھر اس کے متعلق بڑے بڑے سبز باغ دکھاتے ہیں ابتدا میں انہیں عام آڈٹ سے علیحدہ رکھتے ہیں۔ نئے نئے دفاتر کھلوا دیتے ہیں حتی الوسع براہ راست اپنی نگرانی میں رکھتے ہیں جب کچھ وقت گزر جاتا ہے اور اس کاروبار کا خون چوس لیا جاتا ہے تو اسے عام دفاتر کی طرف منتقل کر دیتے ہیں اور ساتھ آہستہ آہستہ ابتدائی حساب و کتاب نئے نئے ہاتھوں میں گھما کر برباد کروا دیا جاتا ہے۔ قانوناً ذمہ دار کوئی اور ہوتا ہے۔ اور براہ راست خلیفہ صاحب ہدایات دوسرے کو دیتے ہیں۔ اس سے کام کرنے والوں ہی میں بدمزگی اور خلفشار ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ خلیفہ صاحب کا غبن اور دست برد بھی پردۂ غیب میں چلی جاتی ہے۔ سندھ کی اراضی کا بھی یہی ہوا۔" (مرزا محمود کی مالی بے اعتدالیاں مرتبہ احمدیہ حقیقت پسند پارٹی صفحہ ۱۵)

سندھ کی اراضی کا کیا ہوا ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہم تو صرف اس کے حدود اربعہ اور ان ریاستوں کے

اندر قادیانی جماعت کی وضع کردہ مسلم کش پالیسی ہی کے بارے میں کچھ عرض کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا تعلق بنی سر روڈ سے ہے اور ٹالہی شہر اس کے بالکل قریب ہے۔ اس لیے معلومات کو صرف ان ہی دو شہروں تک محدود رکھنے پر مجبور ہیں تو آیئے سب سے پہلے بنی سر کے بارے میں:۔

بنی سر روڈ کی ابتداء

قادیانی ریاست احمد آباد اسٹیٹ کے اوّلین منتظم اعلیٰ چوہدری غلام احمد قادیانی کی جدوجہد اور اس کے بھرپور تعاون کی بنا پر رینالا خورد ضلع اوکاڑہ کے ایک ہندو شہری منوہر لال نے ۱۶ دسمبر ۱۹۳۰ء کو ایک سکونتی قصبہ بننے کی منظوری حاصل کی۔ ڈپٹی کلکٹر تھرپارکر نے ابتدائی طور پر اس شہر کے لیے ایک سو انیس پلاٹ منظور کیے ہر پلاٹ ۲۴۰ چوبیس سو مربع فٹ پر مشتمل تھا۔ چوہدری غلام احمد قادیانی غالباً ضلع گورداسپور کا رہنے والا تھا۔ اور تھرپارکر میں کلا

بیوروکریسی کا خاص منظور نظر انسان مانا جاتا تھا۔ چوہدری صاحب کے اس بھرپور تعاون کی بنا پر لالہ منوہر لال نے پلاٹ نمبر ۴۲ سے پلاٹ ۱۱۹ تک اس کی خدمت میں بطور نذرانہ مفت عطا کر دیئے۔ چوہدری صاحب نے ستائیس پلاٹوں کا یہ نذرانہ اپنی جماعت کے مرکز قادیان کے نام منتقل کر دیا اور یوں قادیانی تنظیم کو بنی سر روڈ میں اچھی خاصی تقویت مل گئی اس تقویت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانی جماعت نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر مزید ہاتھ پاؤں مارنا شروع کر دیئے اس طرح پلاٹ نمبر ۵۵، پلاٹ نمبر ۵۷ کے علاوہ پلاٹ نمبر ۴۹ سے ۹۰ تک قادیانی جماعت نے منوہر لال سے زبردستی ہتھیا لیے۔ منوہر لال لاولد تھا۔ پاکستان بننے سے چند ماہ قبل اس کا انتقال ہو گیا۔ قادیانی جماعت نے منوہر لال کی موت سے بھی خوب فائدہ اٹھایا اور اس کی ذاتی رہائش گاہ پر بھی قبضہ کر لیا۔ بنی سر روڈ کے قادیانیوں کی عبادت گاہ پلاٹ نمبر ۹۸ پر واقع ہے جو بنی سر روڈ ریلوے اسٹیشن کے بالکل سامنے تعمیر کی گئی ہے۔ یہاں کے پوسٹ آفس اور پولیس چوکی کی عمارات بھی قادیانی جماعت کی ذاتی پراپرٹی ہیں۔ مگر جوں جوں اثر و رسوخ بڑھتا گیا قادیانی حضرات نے انفرادی طور پر اس شہر کے اندر اپنی رہائش گاہیں اور دکانیں تعمیر کرنی شروع کر دیں کافی سے زیادہ پراپرٹی بک جانے کے باوجود آج بھی بنی سر روڈ شہر کا ایک پورا بازار قادیانی جماعت کے مرکز ربوہ کی تعمیر کردہ دکانوں پر مشتمل ہے حالیہ آرڈیننس کے نفاذ کے بعد مذکورہ بالا دکانوں کے کرایہ دار حضرات جب اپنے ماہوار واجبات بذریعہ بینک ڈرافٹ یا بذریعہ "منی آرڈر" صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام ارسال کرتے ہیں تو ربوہ کے مرکزی دفتر سے یہ واجبات بھیجنے والے کے نام واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ قادیانی مرکز کا مطالبہ یہ ہے کہ دکانوں کے کرایہ جات میں اضافہ کیا جائے بصورت دیگر یہ تمام دکانیں اجتماعی طور پر خالی کر کے ربوہ کی مرکزی جماعت احمدیہ کو واپس کر دی جائیں قادیانی مرکز کے اس جارحانہ رویے سے بنی سر روڈ کا تجارتی طبقہ انتہائی پریشان ہے۔ ٹالہی شہر کی کافی دکانیں قادیانی پراپرٹی ہیں۔ ٹالہی اور فضل بھمبرو کے درمیان نو تعمیر ریلوے اسٹیشن "نفیس نگر" قادیانیوں کی جدوجہد سے تعمیر ہوا ہے۔ ٹالہی شہر کے یونائیٹڈ بینک کی عمارت قادیانی پراپرٹی ہے۔ اور اس کا منیجر مسٹر صباح الدین قادیانی تنظیم کا ایک معروف راہنما ہے۔ سابق وزیراعظم مسٹر بھٹو کی نافذ کردہ زرعی اصلاحات کے تحت جب قادیانی ریاستوں پر ایک ضرب لگائی گئی۔ تو قادیانی جماعت نے اپنی ریاستوں کے بہت سے ملازمین مثلاً منشی، منیجر اور ان کے اہل و عیال کے نام اراضی کی کھتونی میں بطور کسان درج کرا لیے قادیانیوں کے اس حربے سے بہت سے غریب کسان اپنے جائز حقوق سے محروم ہو کر رہ گئے۔ اور مسلمان کسانوں کو ملنے والی یہ اراضی خود قادیانیوں ہی کے نام دوبارہ منتقل ہو گئی۔ قادیانی ریاستوں کے جن پرانے ملازمین نے بھٹو دور حکومت میں کسان بن کر مسلمان کسانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ اُن میں قابل ذکر اور معروف افراد یہ ہیں۔

۱۔ منشی محمد رفیق قادیانی مع صاحبزادگان سابق کلرک محمود آباد اسٹیٹ

۲۔ لطیف احمد قادیانی (محمود آباد اسٹیٹ)

زرعی اصلاحات کے تحت اگر کوئی غریب مسلم کسان اراضی حاصل کرنے میں کامیاب ہو بھی گیا۔ تو ان مسلمان کسانوں کو اتنا تنگ کیا گیا کہ وہ قانونی طور پر حاصل کر لینے کے بعد بھی اراضی چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ بلوچ قبیلے کے بیر فیصل کے کسان آج بھی اپنی اراضی کے صرف کاغذات اٹھائے پھرتے ہیں۔ کروڑ شہر کے ایک سید کو اتنا تنگ کیا گیا کہ وہ تھرپارکر ضلع چھوڑ کر بھاگ گیا۔

ٹالہی شہر کے اندر واقع تقریباً دو سو ایکڑ پر مشتمل چار باغات حکومت نے قومی ملکیت میں لے رکھے ہیں لیکن ان کا ٹھیکہ حکومت ہی کی طرف سے خود قادیانی جماعت کو ملتا ہے۔

جھانکا تو ان کے دل میں ملال تھے بے شمار
جو لوگ دیکھنے میں بڑے باوقار سے لگے

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے پاکستانی فضلاء کرام متوجہ ہوں

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع بلساڑ گجرات ہند کے فارغ التحصیل علماء کرام کے حالات زندگی پر مشتمل ایک ضخیم کتاب جامعہ ڈابھیل کی طرف سے شائع کی جا رہی ہے۔ ۵۰۰ سو صفحات پر مشتمل ایک کتاب شائع بھی ہو چکی ہے۔ پاکستان میں موجود تمام پاکستانی فضلاء حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنا تذکرہ تحریر فرما کر ۱دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی" کے پتہ پر بھیجیں اس سلسلہ میں دفتر مجلس سے فارم حاصل کریں۔ انشاء اللہ یہ تذکرہ شائع ہوگا بیرون ملک کے فضلاء کرام براہ راست رابطہ قائم کریں۔

(حضرت مولانا) سعید بزرگ (صاحب)

مہتمم جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل ضلع بلساڑ گجرات ہند (پن کوڈ ۳۹۶۴۱۵)

کیا بائیبل تبدیل نہیں ہوئی؟

عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب

خیال فرمادیں کر دنیا کا ایک عام سا عام آدمی گندہ سے گندہ انسان بھی اس تصور سے کانپ اٹھتا ہے اور باوجود گندگی ذہنیت کے اس کو اس تصورِ فعل سے بھی نفرت ہوتی ہے۔ مگر موجودہ بائیبل کی روش ملاحظہ کیجئے کہ اس طرح کی نسبت ایک عام شخص کی طرف نہیں بلکہ ایک جلیل القدر پیغمبر کی طرف کی جارہی ہے اور اسے اس فعل قبیح میں ملوث بتلایا جارہا ہے یہ صرف توہین نبوت نہیں بلکہ توہین انسانیت بھی ہے اس کے باوجود اس کتاب کو سراسر رحمت بتلانا کس درجہ احمقانہ دعویٰ ہے؟۔

۳۔ سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ:

"اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص وہاں اس سے کشتی لڑتا رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہیں ہوتا۔ تو اس کی ران کو اندر کی طرف سے چھوا۔ اور یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی۔ اور اس نے کہا مجھے جانے دے کیونکہ پو پھٹ چلی۔ یعقوب نے کہا کہ جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دوں گا۔ تب اس نے اس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے جواب دیا، یعقوب۔ اس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا" (پیدائش باب ۳۲۔ ۲۴۔ ۲۹ صفحہ ۳۳)

اس عبارت میں غور فرمائیں کیا اس سے یہ امر ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خدا کے ساتھ کشتی کی اور انہیں مغلوب کر دیا۔ کیا خدا اور مخلوق میں بھی کبھی کشتی ہوئی ہے۔؟ اور کیا کسی مخلوق میں اس کی مجال ہے کہ خدا کے ساتھ زور آزمائی کی کوشش کرے۔

ہمارا عقیدہ تو صاف صاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ نہ کوئی اس کا وزیر ہے نہ شریک ہے۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ وہ تو تمام قوتوں اور طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس کی شان کے آگے تو کسی کو چون وچرا کرنے کی بھی اجازت نہیں، یہی وجہ ہے کہ تمام پیغمبر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اور اس کے محتاج اور بندے تھے۔ اور اس قسم کی خرافات سے پاک تھے مگر موجودہ بائیبل کہتی ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خدا کے ساتھ کشتی کی اور اس میں غالب ہے (استغفر اللہ) کیا اس کے بعد بھی اس کو بطور رحمت و برکت اور نور و ہدایت بنا کر پیش کیا جا سکتا ہے، کچھ تو غور کریں۔

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں ان کی بائیبل یہ کہتی ہے کہ:

"اور شام کے وقت داؤد اپنے پلنگ پر سے اٹھ کر بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی۔ تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا۔ کیا وہ العام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتی اوریاہ کی بیوی ہے۔ اور داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلا لیا۔ اور وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے صحبت کی (کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہو چکی تھی) پھر وہ اپنے گھر کو چلی گئی۔ اور وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ سو اس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں۔"

(سموئیل ۲ باب ۱۱ - ۲ - ۵ - صفحہ ۳۰۳)

سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں یہ غلط بیانی الزام تراشی عیسائی مبلغوں کو ہی زیبا ہے۔ مسلمان تو اس تصور سے بھی گھبراتے ہیں کہ کوئی کہے کہ ایک غیر عورت کو سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام نے نہانے کی حالت میں دیکھا اور اس سے صحبت کی اور اس کے نتیجے میں وہ حاملہ بھی ہو گئی۔ کس قدر شرمناک و افسوسناک الزام و بہتان ہے کیا اس سے ان کی طرف (معاذ اللہ) زنا کی نسبت صادر نہیں ...؟ اس پر بھی عیسائی مبلغوں کا یہ دعویٰ کہ کتابیں ہدایت و نور ہیں۔ کس قدر لغو اور بے ہودہ ہیں خود سوچیں۔

۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں ان کی بائیبل یہ کہتی ہے کہ:

"اور سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی۔ عمونی۔ ادومی صیدانی اور حتی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔ یہ ان قوموں کی تھیں جن کی بابت خداوند نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے بیچ میں نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں۔ کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کر لیں گی۔ سلیمان ان ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا۔ اور اس کے پاس سات سو شہزادیاں اس کی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں اور اس کی بیویوں نے اس کے دل کو پھیر دیا۔ کیونکہ جب سلیمان بڈھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا۔ جیسا اس کے باپ داؤد کا دل تھا۔ کیونکہ سلیمان صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا۔ اور سلیمان نے خداوند کے آگے بدی کی اور اس نے خداوند کی پوری پیروی کی جیسی اس کے باپ داؤد نے کی تھی۔" (سلاطین ۱ باب ۱۱۔ ۱۔ ۶ صفحہ ۳۳۴)

غور کریں کہ ایک طرف تو یہ الزام دیا جا رہا ہے کہ ان کے پاس ۱۲ سو عورتیں تھیں، پھر یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ اور بھی مزید عورتوں سے محبت کرنے لگے تھے۔ اور ان کے عشق کا دم بھرنے لگے تھے اور اسی عشق کے نتیجے میں اس نے غیر معبودوں کی بھی پرستش کر لی۔

اور خدا تعالیٰ کے ساتھ وہ تعلق نہ رکھ سکا جو اس کے باپ نے رکھا تھا۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں اس قسم کی من گھڑت باتیں اور افسانے انہیں کو زیب دیتے ہیں۔ کیا اس قصہ کا مقصد ہیر رانجھا۔ لیلیٰ مجنوں۔ رومیو جیولٹ کے واقعات عشق پر منطبق کرنا ہے یا پھر پادری صاحبان اپنے لئے جواز کا چور دروازہ تلاش کرنے کی سعی فرما رہے ہیں ہم تو اس بات کو الزام تراشی، بہتان طرازی، دروغ گوئی کذب بیانی اور پیغمبران عظام کے دامن عصمت کو تار تار کرنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام ان تمام الزامات سے قطعاً بری الذمہ ہیں ان کی طرف اس قسم کی نسبت ان پادری صاحبوں یا محرفوں نے ہی کی ہے۔ اور بس۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کی بائبل یہ کہتی ہے کہ:

"ایک مرتبہ ایک فریسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کھانے کی دعوت دی اور گھر بلایا۔ آپ تشریف لے گئے وہیں ایک فاحشہ عورت بھی آدھمکی تھی۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس فریسی نے اس فاحشہ عورت کو ملاقات کے لئے بلایا تھا یا وہ خود آگئی تھی۔ بہرحال انجیل میں اس طرح ہے کہ:

"پھر کسی فریسی نے اس سے درخواست کی کہ میرے ساتھ کھانا کھا۔ پس وہ اس فریسی کے گھر جاکر کھانا کھانے بیٹھا۔ تو دیکھو ایک بدچلن عورت جو اس شہر کی تھی۔ یہ جان کر کہ وہ اس فریسی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا ہے سنگ مرمر کے عطر دان میں عطر لائی۔ اور اس کے پاؤں کے پاس روتی ہوئی پیچھے کھڑی ہو کر اس کے پاؤں آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے ان کو پونچھا اور اس کے پاؤں بہت چومے اور ان پر عطر ڈالا۔ اس کی دعوت کرنے والا فریسی یہ دیکھ کر اپنے جی میں کہنے لگا کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو جانتا کہ جو اسے چھوتی ہے وہ کون اور کیسی عورت ہے کیونکہ بدچلن ہے (لوقا باب ۷ آیت ۳۶۔۳۹ ملخصاً)

اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور وہ آپ کے پاؤں چومتی رہی اور ان پر عطر ڈال کر اپنے سر کے بالوں سے اسے صاف کرنے لگی! لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس فاحشہ عورت کے اس فعل سے راضی تھے۔ یا اس غیر عورت کی حرکت سے نالاں تھے؟ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تو اس طرح کے افعال سے بہت دور رہتے ہیں۔ ان کی ذات پاک پر کسی کو انگلی اٹھانے کی بھی جرأت نہیں ہوتی ہے۔ مگر بائبل کا بیان ہے کہ آپ نے اس کی اس حرکت کا برا نہ مانا بلکہ اس کی اس حرکت کو گناہوں کی معافی کا ذریعہ بتلایا، حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام نے کیا کہا بائبل کہتی ہے کہ آپ نے اس عورت کی طرف پھر کر اس نے شمعوں سے کہا کہ:

کیا تو اس عورت کو دیکھتا ہے! میں تیرے گھر میں آیا ہوں۔ تو نے میرے پاؤں دھونے کو پانی نہ دیا مگر اس نے میرے پاؤں آنسوؤں سے بھگو دیئے۔ اور اپنے بالوں سے پونچھے۔ تو نے مجھ کو بوسہ نہ دیا مگر اس نے جب سے میں آیا ہوں میرے پاؤں چومنا نہ چھوڑا، تو نے میرے سر میں تیل نہ ڈالا مگر اس نے میرے پاؤں پر عطر ڈالا اس لئے تجھ سے کہتا ہوں کہ اس کے گناہ جو بہت تھے معاف ہوئے (لوقا باب ۷ ۴۴۔۴۹ ملخصاً)

یہ موجودہ انجیل کا بیان ہے جو لوگ موجودہ انجیل کو محفوظ ہدایت، رحمت و برکت اور غیر محرف ماننے اور منوانے پر تلے ہوئے ہیں وہ بے شک اس سے یہ نتیجہ اخذ کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک غیر عورت کے اس فعل پر نکیر نہ فرمائی بلکہ اس عورت کے ہونٹ اور ہاتھ بار بار آپ کے بدن مبارک پر لگتے رہے (معاذ اللہ) اور پھر اس سے یہ پادری صاحبان اپنے لئے جواز کی سند حاصل کریں اور اس طرح کے افعال کرنے پر بطور شہادت کے موجودہ انجیل کو پیش کریں۔ مگر ہم مسلمان اس بیان کو ہی غلط اور مردود سمجھتے ہیں کہ ایک غیر عورت اس طرح ایک جلیل القدر پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ یہ حرکت کرے اور پیغمبر خاموش رہے۔ اسلام میں کسی پیغمبر علیہم السلام کے بارے میں اس قسم کے عقائد رکھنے کی اجازت نہیں۔ اسلام تو ہر پیغمبر کی عزت و عظمت مقام و مرتبہ عفت و عصمت بیان کرتا اور اس پر ایمان لانے کو کہتا ہے۔

مسٹر مسعود ہزار کذب بیانی سے لیکر موجودہ بائبل کو غیر محرف، محفوظ قرار دے دیں مگر حقیقت حقیقت رہے گی۔ موجودہ بائبل کے ان صفحات پر آج بھی اس قسم کی باتیں محرف ہونے کی شاہد عدل ہے۔

اگر مسٹر مسعود اس بات پر مصر رہیں کہ یہ بالکل صحیح اور غیر محرف ہیں تو پھر مذکورہ عبارات جو کسی تشریح کے محتاج نہیں ان کا کیا ہوگا! آخر یہ گندے الزامات کس نے اور کب اس میں داخل کئے کیا ان باتوں کو نور و ہدایت قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیا ان باتوں سے روحانی دنیا میں نکھار پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا انہی باتوں کی قرآن نے اور مفسرین اسلام نے تصدیق کی ہے۔ هاتوا برهانكم ان كنتم صٰدقين،

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ o۔

(ترجمہ) پھر اگر تم یہ کام نہ کر سکے اور قیامت تک بھی نہ کر سکو گے تو پھر ذرا بچتے رہیو دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار ہوئی رکھی ہے کافروں کے واسطے۔

ہم اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے بھی گذارش کریں گے کہ جب ان کے گھروں میں یہ عیسائی مبلغین آئیں اور ان کے سامنے بائبل کی صداقت اور عیسائیت کی حقانیت پر زمین و آسمان کے قلابے ملائیں تو آپ سب سے پہلے انہیں مذکورہ عبارات بتلائیں اور ان سے پوچھیں کہ کیا اسی امر کی تبلیغ کرنے آتے ہو! آپ کے اس تھوڑی سی کوشش سے انشاء اللہ بہت سے اشکالات کا دروازہ بند ہو جائے گا اور ان کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہو جائیں گی۔ ؎

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو یہ مٹی تو بڑی زرخیز ہے ساقی

قادیانیوں نے مسلمانوں کے نام سے جو ملازمتیں حاصل کیں انھیں ختم کیا جائے: مولانا بسمل

پڑھیال (نمائندہ ختم نبوت) مدرسہ عزیز القرآن پڑھیال کی چودھویں سالانہ سیرت کانفرنس زیر صدارت مولانا ابو محمود تاج الدین بسمل نقشبندی ناظم اول جمیعت علماء اسلام صوبہ سندھ و رکن ضلع کونسل منعقد ہوئی۔ انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں صدر مملکت پاکستان و وزیر اعظم پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ انہوں نے جو قادیانی آرڈی ننس جاری کیا ہے اس کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ قادیانیوں کو جو ملازمتیں مسلمانوں کے نام پر دی گئی ہیں ان سے ان کو علیحدہ کیا جائے۔

بقیہ:۔ مرتد کی سزا،

اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا تھا۔ آپ نے اس سے کہا کہ توبہ کرلے تو وہ انکار کر گیا۔ تو پھر آپ نے اس کی گردن اڑا دی (المحلی صفحہ ۲۳۰ ج۔ ۸)

امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے ارشاد فرمایا کہ مرتد کو تین دن تک توبہ کی مہلت دی جائیگی اگر اس نے توبہ نہ کی تو اسے قتل کر دیا جائیگا (نصب الرایہ صفحہ ۴۶۱ ج۔ ۳)

امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ چاروں ائمہ یعنی امام اعظم ابو حنیفہؒ، حضرت امام مالکؒ، امام شافعیؒ، اور حضرت امام احمد ابن حنبلؒ اس بات پر متفق ہیں کہ مرتد کی سزا قتل ہے، امام ابو حنیفہؒ صرف عورت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اسے قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اس وقت تک قید میں رکھا جائے گا جب تک توبہ نہ کرے یا اس کی موت نہ ہو جائے (السراج المنیر صفحہ ۳۴۳ ج۔ ۲، نصب الرایہ صفحہ ۴۶۳ ج ۳)

روس اور چین میں کمیونزم سے انحراف کی سزا موت ہے اور امریکہ میں کمیونزم کا نام لینا جرم ہے پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ قانون کا ماخذ قرآن و سنت ہے تو اس ملک کے دستور سے بغاوت ارتداد کو روکنے کے لئے قانون کیوں نہیں بنتا؟ دین اسلام کے قانون کا معیار، فیصلوں کا معیار انسانی عقل نہیں بلکہ وحی الٰہی ہے۔ حدیث رسول ہے، فرمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ فرمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں عقل انسانی کوئی شے نہیں۔ جس اللہ نے قانون بنایا اس نے انسان کی عقل بنائی۔

حکمرانوں اور قومی اسمبلی کو قرآن و سنت کا قانون اپنانا چاہیئے اور مرتد کی سزا قتل نافذ کرنی چاہیئے۔

بقیہ:۔ خصائل نبوی،

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے ہاتھ سے یہ سب امور انجام پانے مقدر ہو چکے تھے اس لئے اس نوع کے مسائل بھی خصوصیت سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو معلوم تھے۔ نمونہ کے طور پر چند حدیثیں نقل کی جاتی ہیں ۱۔ کسی نبی کی وفات اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ امت میں سے کسی کا مقتدی بن کر نماز نہ پڑھے۔ ۲۔ زکوٰۃ وصول کرنے کی حدیثیں اور اس کے نصاب ۳۔ میرے گھر یعنی قبر اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ ۴۔ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ۵۔ حق تعالیٰ شانہ جب کسی نبی کو کوئی رزق عطا فرماتے ہیں تو اس کا متولی وہ شخص ہوتا ہے جو نبی کا خلیفہ ہو۔ ۶۔ جو شخص خلیفہ اور بادشاہ بنے اور وہ لاپرواہی سے کسی کو نائب بنائے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ لاپرواہی کا مطلب یہ ہے کہ حق کی رعایت نہ کرے۔ ۷۔ حد زنا کی حدیث۔ ۸۔ جہاد میں مشورہ کی حدیث ۹۔ دین کا مدار لا الٰہ الا اللہ پر ہے۔ ۱۰۔ خلافت کا قریش میں ہونا ۱۱۔ انصار کے فضائل اور ان کے بارے میں خلیفہ کو خیر خواہی کی وصیت۔ ۱۲۔ چوری کی سزا۔ ۱۳۔ منصف متواضع بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے ۱۴۔ جو یہ چاہے کہ جہنم کی سختی سے محفوظ رہے اور اللہ کے سایہ میں رہے تو مؤمنین پر سختی نہ کرے ان کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرے۔ ۱۵۔ جو قوم جہاد چھوڑ دیتی ہے عذاب عام میں مبتلا ہوتی ہے (تاریخ الخلفاء) ان کے علاوہ اور بھی ایسی روایات ہیں جن کا تعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال اور وصال کے بعد کے انتظامات سے ہے۔

بقیہ:۔ ایک تجزیہ،

متعلق رپورٹوں پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا ہے۔

(روزنامہ جنگ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۸۶ء)

ہمیں عدم مداخلت کا درس دینے والے بھارت سے کوئی پوچھے کہ مشرقی پاکستان میں ۱۹۷۱ء میں کس اصول کے تحت ہمارے خلاف فوج کشی کی تھی؟ کہاں گیا تھا اس وقت ان کا یہ اصول۔

دوسری بات جو فوری طور پر ہمارے سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے دورہ بھارت کے فوراً بعد بھارت کے قادیانیوں کے ایک وفد نے بھارت کے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ اس کی تفصیل اخبار کی زبانی ملاحظہ فرمایئے۔

"نئی دہلی۔ ۲۵ فروری (نمائندہ ٹیلیکس) بھارتی قادیانیوں کا ایک وفد بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی کے پاس یہ شکایت لیکر پہنچا کہ پاکستان میں قادیانیوں کو بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا بھارتی حکومت قادیانیوں کی مدد کرے۔ بھارتی خبر رساں ایجنسی یو این آئی کے مطابق گذشتہ روز صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ۵۔ اراکین کے ایک وفد نے دار الحکومت میں وزیر اعظم راجیو گاندھی سے ملاقات کی اور انہیں ایک میمورنڈم پیش کیا گیا جس میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ پاکستان کے قادیانی مخالف آرڈیننس کے خلاف انسانی حقوق کمیشن میں سوال اٹھانے کے لئے بھارت کی مرکزی حکومت سے مدد کرنے کی درخواست کی۔ وفد کے رہنما مسٹر حاجی نے کہا کہ وفد نے اپنے روحانی مرکز قادیان (ضلع گورداسپور) کو ترقی دینے کی بھی وزیر اعظم سے درخواست کی۔"

(نوائے وقت کراچی ۲۶ فروری ۱۹۸۶ء)

بھارتی قادیانیوں کا اس طرح پاکستان کے خلاف بھارتی حکومت سے امداد مانگنا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کوئی خفیہ مشن لے کر بھارت گئے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا کوئی پیغام لے کر گئے ہوں۔ بھارتی قادیانیوں کا یہ اقدام مرزا طاہر کے اشارہ پر ہوا ہے یقیناً غداری کے مترادف ہے مسلم قوم ایسے غداروں کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔

گلاسکو میں مرتدین کا جلسہ ناکام
وہ کھسیانی بلی کی طرح کھمبا نوچنے لگے

رپورٹ منظور الحسینی

(رپورٹ :۔ منظور احمد الحسینی) پچھلے دنوں مولانا مفتی مقبول احمد آف گلاسکو (برطانیہ) جب کراچی تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء برطانیہ کے تعاون سے ۴/ اگست ۸۵ء کو لندن ویمبلے کانفرنس سینٹر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے منعقد ہونے کے بعد قادیانی بوکھلا گئے تو انہوں نے اپنی ناکامی کا بدلہ لینے کے لئے باٹلے اور بریڈ فورڈ میں ۱۷ اور ۱۸ اگست کو دو جلسے کرنے کی کوشش کی جس میں وہ بری طرح ناکام ہوئے۔ اکتوبر ۸۵ء میں قادیانیوں نے نئی چال چلی اور سینٹرل ہوٹل گلاسکو میں ایک جلسہ کا ڈھونگ رچایا، ڈیڑھ سو دعوت نامے جاری کئے۔ اور بھولے بھالے جن کو قادیانیت کے بارے میں کچھ خبر نہیں ان کے نام اور مقامی گوروں پولیس افسران امیگریشن کے لوگوں کو دعوت نامے بھیج دیئے، ان کی چال یہ تھی کہ اس طرح ہم مقامی لوگوں کو بتلا سکیں گے کہ صرف چند شرپسند ملاؤں کا مسئلہ ہے جو ہمارے خلاف شور مچاتے رہتے ہیں باقی مسلمان اور رائے عامہ ہمارے ساتھ ہیں اتوار کو   یہ جلسہ رکھا آخری جمعہ دو دن پہلے ہمیں اطلاع مل گئی تو ہم نے مسلمانوں کو قادیانیوں کی چال سے آگاہ کیا اور کہا کہ انہوں نے بریڈ فورڈ اور باٹلے میں ناکامی کے بعد نئے انداز میں اپنی تبلیغ شروع کی ہے، ہم جانتے ہیں کہ ان کا مقصد کیا ہے، بہر حال آپ تمام مسلمانوں نے ان کے جلسے کا بائیکاٹ کرنا ہے اور واضح کرنا ہے کہ یہ مسئلہ پوری امت مسلمہ کا ہے۔ آپ حضرات خود تجویزیں دیں اور اپنا رسوخ استعمال کریں جن مسلمانوں کے نام دعوت نامے بھیجے گئے ہیں وہ ہرگز ہرگز نہ جائیں اور انگریز دل، پولیس افسران وغیرہ کی فہرست حاصل کریں جن کے نام قادیانیوں نے دعوت نامے جاری کئے ہیں ان سے رابطہ قائم کر کے ان کو بتایا جائے کہ قادیانی مسلمانوں کی نمائندہ جماعت نہیں ہے لہذا آپ لوگ بھی اس جلسے میں شریک نہ ہوں۔ اس سلسلے میں پوری امت مسلمہ ان کے خلاف ہے قرآن پاک اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ان کے خلاف ہے چنانچہ مشورے کے بعد ہوٹل کے گیٹ پر پکٹنگ کا فیصلہ کر دیا گیا اور ٹیلیفون کے ذریعہ بھی تمام افسران وغیرہ کو خبر دے دی گئی اور ملاقاتیں کی گئیں۔ یہ

باقی صفحہ ۲ پر

نغمۂ عاشقانہ

—— حمید صدیقی لکھنوی

حمید اللہ اللہ وہ کیا تھا زمانہ
مدینے کو جب ہو رہے تھے روانہ

طبیعت میں اک جوش تھا بے نہایت
نظر کھوئی کھوئی قدم والہانہ

کبھی روح پرور ہواؤں کے جھونکے
کبھی ابرِ رحمت کا تھا آشیانہ

بڑے لطف سے منزلوں کا گذرنا
کسی کا وہ لطف و کرم غائبانہ

دکھا دے الٰہی مجھے پھر دکھا دے
زمانہ وہی رحمتوں کا زمانہ

دلوں کی تمنا امیدوں کا مرکز
شہنشاہِ کونین کا آستانہ

حرم میں نمازیں پڑھوں پے بہ پے میں
ادب سے دعائیں کروں مخلصانہ

حضور دلی سے کروں التجا میں
نظر کو جھکائے ہوئے عاجزانہ

تخیل میں ہر وقت ہو ذاتِ اقدس
نگاہوں کا انداز ہو عارفانہ

کہوں پردۂ شعر میں حالِ دل کا
زباں پر رہے نغمۂ عاشقانہ

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 322(

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے —— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ — ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون —— 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳، پاکستان - فون — ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹